542

جملہ حقوق محفوظ

# گناہِ بے لذت

مصنفہ
مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب

اس میں ایسے تمام گناہوں کی فہرست اور ان کے متعلق احکامات ہیں جن کے کرنے میں نہ کوئی دنیاوی نفع ہے اور نہ کوئی لذت ہے۔

ناشر
اِدارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

...ع دوم　　مئی ۱۹۴۹ء　۱۵۰۰　　قیمت مجلد عہ

۲۹۷۵۹
ش ۵۸ گ
۳۱۴۴

# تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصط

اما بعد آج کل زمانِ نبوت سے بُعد اور قیامت کے قرب کی وجہ۔ کفر و شرک اور الحاد و زندقہ بے دینی و بے عملی کا دَور دورہ ہے۔ گناہوں سے بچنا اور دین پر قائم رہنا حدیث کی پیشین گوئی کے مطابق ایسا مشکل ہوگیا جیسے انگارے کو ہاتھ میں تھامنا۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد کو تو اس کی فکر ہی نہ رہی کہ جو ک کر رہے ہیں وہ گناہ ہے یا ثواب، حلال ہے یا حرام۔ اس سے اللہ تعالےٰ را ہوتے ہیں یا ناراض۔ اب جو کچھ خدا کے بندے اس کی فکر کرنے والے رہ گئے ان کے لئے اور بھی دنیا کی فضا تنگ ہو گئی۔ انفرادی گناہوں سے کسی طرح جان بچا بھی لیں اجتماعی گناہ جو زراعت، تجارت، ملازمت وغیرہ معاش کے کل شعبوں پر چھائے ہ ہیں ان سے کس طرح بچیں کہ ان سب میں اول تو غیر مسلموں سے سابقہ ہے۔ اور کہیں قسمت سے مسلمان بھی ہوئے تو وہی دین سے آزاد و بے فکر حلال و حرام بحث کو تنگ نظری قرار دینے والے۔ فالی اللہ المشتکیٰ وانا للہ وا الیہ راجعون

Marfat.com

DATA ENTERED


اور غضب یہ ہے کہ اپنی بے فکری و بے پروائی کے لاتے ہوئے اس نتیجۂ بد کو بہت سے لوگ یہ کہنے لگے کہ دین اسلام اور شریعت پر عمل کرنا ہی سخت دشوار ہے اور اگر ذرا بھی غور کریں تو معلوم ہو کہ شریعتِ اسلام میں نہ کوئی تنگی ہے نہ دشواری بلکہ دنیا کے تمام مذاہب سے زیادہ معاشی آسانیاں اس میں ہیں۔ البتہ جب کسی چیز کا رواج ہی نہ رہے۔ اس پر عمل کرنے والے بہت کم رہ جاویں تو آسان سے آسان چیز مشکل ہو جاتی ہے۔ ٹوپی اور پاجامہ پہننا کس قدر آسان ہے لیکن اگر کسی خطۂ ملک میں یہ چیزیں متروک ہو جاویں سب ننگے تہ بند یا دھوتی میں پہننے کے عادی ہو جاویں تو ٹوپی اور پاجامہ کا بنانا اور بنوانا ایک مستقل مہم ہو جائے گی۔ روٹی پکانا اور کھانا کس قدر سہل اور ضروریات زندگی میں شامل ہے لیکن کسی جگہ اس کا مطلق رواج نہ رہے سب چانول کھانے لگیں وہاں دیکھیئے کہ روٹی پکانا اور کھانا کس قدر دشوار ہو جائے گا۔

یہی حال دینی امور کا سمجھنا چاہیئے۔ اول تو غیر مسلموں کی اکثریت سے مسلمانوں کے لئے بہت سی دشواریاں حلال وحرام کے معاملہ میں پیدا ہو جانا طبعی امر تھا۔ مگر مسلمان باوجود اقلیت کے بھی اگر مذہبی حدود و قیود کے پابند ہوتے تب بھی قوی امید تھی کہ بہت سے معاملات میں کوئی اشکال نہ رہتا۔ آخر آج اسی لامذہبی کے دور میں یورپ جیسے لامذہب ملک سے بہت سی دواؤں کے لیبل میں ہندوؤں کی رعایت سے یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ اس دوا میں کوئی حیوانی جزو شامل نہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے نہیں کہ کارخانہ والوں کو ہندو مذہب سے کوئی ہمدردی یا خوش اعتقادی کا تعلق ہے بلکہ صرف اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہندو عوام حیوانی اجزا سے پرہیز کرتے ہیں۔

مگر ہمیں آج تک کسی لیبل پر یہ نظر نہ پڑا کہ اس دوا میں شراب یا اسپرٹ شامل

Marfat.com

نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کی غفلت و بے پرواتی نے ان کے سامنے ایسا ثبوت پیش نہ کیا کہ مسلمان قوم اس سے پرہیز کرتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ تنگی و دشواری سب، ہماری غفلت و بے پروائی کا نتیجہ ہے سب مسلمان دینی امور کے پابند ہوجاویں تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب سہل ہوجادیں اور گناہوں سے بچنا طبعی امر ہوجاوے۔ مگر کس سے کہیں اور کون سُنے ؎

اب کہاں نشوونما پائے نہالِ معنی
کس زمیں پر دلِ پُرجوش کی بدلی برسے

بہرحال ایک طرف تو گناہوں کے طوفان امنڈ رہے ہیں، عالم کی فضا اہل دین و دیانت کے لئے ناساز گار ہو رہی ہے۔ دوسری طرف انہیں اعمالِ بد کے نتائج قحط و زلازل، وبا اور قتل وغارت۔ ذلت کی صورت میں مسلمانوں پر مسلط ہیں اصلاح کی کوشش صدا بصحرا اور رائگاں نظر آتی ہے۔ محض اس لئے کہ فلاں کام گناہ ہے کوئی شخص اپنی ادنیٰ خواہش کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اِلّا ماشاء اللّٰہ۔

اس لئے بارہا یہ خیال آیا کہ بہت سے ایسے گناہ بھی ہیں جن میں ہم محض غفلت وجہالت سے مبتلا ہیں۔ نہ ان سے کوئی دنیوی مفاد اور خواہش متعلق ہے۔ نہ ان کے چھوڑنے میں کوئی ادنیٰ تکلیف و مشقّت ہے۔ ان میں صرف اس کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اس کے گناہ ہونے کا علم ہوجاوے، اور اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرلیں۔

اس وقت ایسے ہی بے لذّت گناہوں کی ایک فہرست مع ان کے وبالِ عظیم اور وعیدِ شدید کے اس رسالہ میں لکھی جاتی ہے۔ تاکہ مسلمان کم از کم ان گناہوں سے

تو بچ جائیں۔ سب گناہوں سے نجات نہ ہو تو کم از کم تقلیل ہو جاوے۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ ان گناہوں کے چھوڑنے کی برکت سے دوسرے گناہوں کے چھوڑنے کی بھی ہمت اور توفیق ہو جاوے۔ کیونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص ہمارے دین کی پیروی کی کچھ بھی کوشش کرتا ہے تو ہم اس کے لئے باقی دین کے راستے آسان کر دیتے ہیں۔ اور بعض سلف کا ارشاد ہے:۔

اِنَّ مِنْ جَزَاءِ الْحَسَنَةِ الْحَسَنَةَ بَعْدَهَا — نیکی کی ایک جزا یہ بھی ہے کہ اس کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ہو جاتی ہے۔

وبیدہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

---

ادارہ اسلامیات مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پورا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر قسم کی مذہبی، درسی، غیر درسی اردو فارسی عربی کتب و تصانیف علماء دیوبند خرید فرماتے وقت پتہ ذیل یاد رکھئے۔

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

Marfat.com

# مقدمہ

گناہوں کی پوری فہرست پر نظر ڈالی جاوے تو ایک حیثیت سے ہر گناہ بے لذت ہی ہے کیونکہ جس آنی و فانی لذّت کے تحت میں شدید و مدید عذاب اور ناقابل برداشت تکالیف مستور ہوں وہ کسی عاقل مبصر کے نزدیک لذت نہیں کہلا سکتی۔ جس حلوے میں زہر قاتل ملا ہو اس کو کوئی دانشمند لذیذ نہیں کہہ سکتا۔ جس چوری اور ڈاکہ پر عمر قید یا سولی کا تختہ نتیجہ میں ملتا ہو اس کو کوئی عاقبت اندیش لذت و مسرت کی چیز نہیں سمجھ سکتا۔

لیکن ان چیزوں کو بے لذت سمجھنا تو عاقل اور انجام بین انسان کا کام ہے۔ انجان بچہ سانپ یا آگ کو خوبصورت سمجھ کر ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ اور اس کو مرغوب چیز کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح انجام و عواقب سے غفلت برتنے والے انسان مذکورہ جرائم کو لذت کی چیز سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح قبر و حشر کے عذاب ثواب سے غافل یا بے فکرے انسان بہت سے گناہوں کو لذیذ کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے اس رسالہ میں ان کو نہیں لکھا گیا۔ بلکہ دو قسم کے گناہوں کی فہرست اس میں جمع کی گئی ہے۔ ایک تو وہ جن میں کسی بے حس بد مذاق کو بھی کوئی حظ اور لذت نہیں۔ دوسرے وہ جن میں اگرچہ حقیقتہً کوئی لذت نہیں ہے مگر بعض لوگ اپنی بد مذاقی اور بے حسی کے سبب اُن میں کچھ لذت و حظ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اگر اُن کو چھوڑ دیں تو دنیا کی کسی ادنیٰ سی ضرورت و خواہش میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچنے کی توفیق کامل عطا فرماویں۔ واللہ الموفق والمعین۔

Marfat.com

# ۱۔ لایعنی (فضول و بے فائدہ کلام یا کام)

انسان جتنے کام یا کلام کرتا ہے بظاہر اس کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ مفید۔ جس میں کوئی فائدہ دین یا دنیا کا ہو۔

۲۔ مضر۔ جس میں دین یا دنیا کا کوئی نقصان ہو۔

۳۔ نہ مفید نہ مضر۔ جس میں نہ کوئی فائدہ ہو نہ نقصان۔ اسی تیسری قسم کو حدیث میں لایعنی کے لفظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے لیکن جب ذرا غور سے کام لیا جاوے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تیسری قسم بھی درحقیقت دوسری قسم یعنی مضر میں داخل ہے۔ کیونکہ وہ وقت جو ایسے کام یا کلام میں صرف کیا گیا اگر اس میں ایک دفعہ سُبحان اللہ کہہ لیتا تو میزان عمل کا آدھا پلہ بھر جاتا۔ کوئی اور مفید کام کرتا تو گناہوں کا کفارہ اور نجات آخرت کا ذریعہ یا کم از کم دنیا کی ضرورتوں سے بےفکری کا سبب بنتا۔ اس وقتِ عزیز کو بے فائدہ کام یا کلام میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے کسی کو اختیار دیا جائے کہ چاہے ایک خزانہ جواہرات اور سونے چاندی کا لے لے یا ایک مٹی کا ڈھیلا۔ وہ خزانہ کے بجائے مٹی کا ڈھیلا اٹھانے کو اختیار کر لے۔ جس کا خسارۂ عظیم اور نقصان ہونا ظاہر ہے۔ اسی لئے بعض روایاتِ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور ساری مجلس میں اللہ کا کوئی ذکر نہ کرے قیامت کے روز یہ مجلس اس کے لئے حسرت و ندامت ہوگی ؎

وہ علم جہل ہے جو دکھانے نہ راہ دوست  مجلس وہ ہے وبال جہاں یادِ حق نہ ہو

ہر دم از عمر گرامی ہست گنج بے بدل  می رود گنجے چنیں ہر لحظہ بیکار آہ آہ

اسی لئے لایعنی کام اور کلام اور بے فائدہ مجلسِ احباب کو اہل بصیرت نے گناہوں کی فہرست میں داخل کیا ہے اور بعض روایاتِ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے

Marfat.com

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان کا اسلام درست و صحیح ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ بیفائدہ کاموں کو چھوڑ دے" (رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کعبؓ بن عجرہ چند روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے تو آپؐ نے لوگوں سے اُن کا حال پوچھا۔ بتلایا گیا کہ وہ بیمار ہیں آپؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حالت نازک دیکھی فرمایا۔ اے کعبؓ تمہارے لئے مژدہ (خوشخبری) ہے۔ ان کی والدہ بول اٹھیں اے کعبؓ تمہیں جنت مبارک ہو۔ یہ کلمہ سُن کر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے معاملہ میں قسم کھا کر دخل دینے والی یہ کون ہے۔ کعبؓ نے عرض کیا میری والدہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا خبر کہ شاید کعبؓ نے کبھی لایعنی کلام کیا ہو یا زائد از حاجت مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے میں کوتاہی کی ہو۔ ایسی حالت میں کسی کو کیا حق ہے کہ جنت کا حکم کر دے۔

مطلب بظاہر یہ ہے کہ لایعنی کلام کا حساب ہوگا اور جس چیز پر حساب اور مواخذہ ہو اس سے خلاصی یقینی نہیں۔ (احیاء)

## ۲۔ کسی مسلمان کے ساتھ استہزاء و تمسخر

یہ کبیرہ گناہ ہے اور کرنے والے کا کوئی دنیوی، معاشی فائدہ بھی اس میں نہیں مگر عام مسلمان غفلت و بے پروائی سے اس میں مبتلا ہیں۔ قرآن کریم میں حکم ہے:۔

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ

کوئی جماعت کسی جماعت کے ساتھ تمسخر (ٹھٹھا) نہ کرے شاید وہ (اللہ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور عورتیں عورتوں سے تمسخر و استہزاء نہ کریں شاید وہ (اللہ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں

استہزاء کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی اہانت و تحقیر اور اس کے عیب کا اظہار اس طرح کیا جاوے جس سے لوگ ہنسیں اس میں بہت سی صورتیں داخل ہیں مثلاً:۔

۱۔ کسی کے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، بولنے ہنسنے وغیرہ کی نقل اتارنا یا قد قامت شکل صورت کی نقل اتارنا۔

۲۔ اس کے کسی قول و فعل پر ہنسنا۔

۳۔ آنکھ یا ہاتھ پیر کے اشارہ سے اس کے عیب کا اظہار کرنا۔

یہ وہ گناہ بے لذت ہیں جو آجکل مسلمانوں میں وبا کی طرح پھیلے ہوئے ہیں عوام سے لیکر خواص تک ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں. حالانکہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں ان کا حرام ہونا صاف مذکور ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ یعنی خرابی ہے ہر طعنہ دینے عیب چننے کی۔

اور آیت کریمہ یا وَيْلَتَنَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ صغیرہ سے مراد کسی مسلمان پر استہزاء سے تبسم کرنا اور کبیرہ سے اس پر قہقہہ لگانا ہے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے کسی انسان کی نقل اتاری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (منع فرمایا) اور ارشاد فرمایا کہ مجھے تو کوئی بڑی سے بڑی دولت بھی کسی کی نقل اتارنے پر ملے تو میں کبھی نہ اتاروں (ابو داؤد، ترمذی تخریج احیاء)

اس میں اشارہ اس کی طرف بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گناہ ایسا بے لذت اور بیفائدہ ہے کہ اس میں کوئی فائدہ بھی نہیں۔ اور بالفرض کوئی فائدہ ہوتا بھی جب بھی اس کے پاس نہ جانا چاہئے تھا۔

اور حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوسرے

استہزا کرتے (مذاق اڑاتے) ہیں آخرت میں ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اس کی طرف بلایا جائے گا۔ جب وہ سرکتا سسکتا ہوا وہاں تک پہنچے گا تو بند کر دیا جاوے گا۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا جاوے گا اور اس کی طرف بلایا جائے گا۔ جب وہاں پہنچے گا بند کر دیا جائے گا۔ اسی طرح برابر جنت کے دروازے کھولے اور بند کئے جاتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ مایوس ہو جائے گا اور بلانے پر دروازہ جنت کی طرف نہ جائیگا (رواہ البیہقی مرسلاً ترغیب المنذری)۔

ایک شخص کی ریح آواز کے ساتھ صادر ہوگئی۔ لوگ ہنسنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اُس پر زجر و تنبیہ فرمائی اور فرمایا جو کام تم سب خود بھی کرتے ہو اس سے کیوں ہنستے ہو۔

اور حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی شخص کو اس کے گناہ پر عار دلائے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جاوے۔ احمد بن منیعؒ فرماتے ہیں کہ اس جگہ گناہ سے وہ گناہ مراد ہے۔ جس سے توبہ کر لی گئی ہو (ترمذی۔ از تخریج احیاء)

**تنبیہ۔** بعض لوگ ناواقفیت یا غفلت سے استہزا و سخریہ کو مزاح (خوش طبعی) میں داخل سمجھ کر اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ مزاح جائز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کی شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی بات خلاف واقعہ زبان سے نہ نکلے اور کسی کی دل آزاری نہ ہو اور وہ بھی مشغلہ اور عادت نہ بنے۔ کبھی کبھی اتفاقاً ہو جائے (احیاء العلوم)

استہزا و تمسخر جس میں مخاطب کی دل آزاری یقینی ہے وہ باجماع حرام ہے (زواجر ص ۲ ج ۲)

اس کو مزاح جائز میں داخل سمجھنا گناہ بھی ہے اور جہالت بھی۔

## ۳۔ عیب جوئی، نکتہ چینی اور تفضیح

قرآن حکیم کا ارشاد ہے ولا تجسسوا یعنی کسی کے پوشیدہ عیوب کی تلاش نہ کرو۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو زبان سے مسلمان ہو گئے مگر ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا (وہ سن لیں) کہ مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ ان کے پوشیدہ عیوب کے پیچھے نہ پڑو۔ ان کو گذشتہ گناہ پر عار نہ دلاؤ۔ کیونکہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ اور جس کے عیوب اللہ تعالیٰ ڈھونڈیں قریب ہے کہ اس کو رسوا کر دیں گے۔ اگرچہ وہ اپنے (بند) مکان میں (مستور) ہو۔ (ترمذی از جمع الفوائد ص۱۶ ج ۲)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ بیت اللہ پر نظر ڈالی اور فرمایا اے بیت اللہ تیری شان کتنی بلند اور تیری عزت کتنی بڑی ہے اور مومن کی عزت وحرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے زیادہ بڑی ہے (ترمذی۔ جمع الفوائد)

اور حدیث میں ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ عیب لگائے۔ اور جو شخص کسی اپنے بھائی کے کام میں لگے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں لگ جاتے ہیں اور جو شخص کسی مسلمان کو مصیبت وتکلیف سے نکالے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی مصیبتوں سے نکال دیں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیوب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیوب کو چھپا دیں گے۔ (ترمذی

Marfat.com

وقال حسن صحیح غریب از زواجر)۔

آج کل یہ کبیرہ گناہ بھی وباء کی طرح عام ہوگیا ہے۔ عوام وخواص سب اس میں مبتلا ہو گئے۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کی تلاش اور کوئی بات مل جاوے تو اس کا چرچا کرنا۔ رُسوا کرنا عادت میں داخل ہوگیا۔ کسی کو دھیان بھی نہیں ہوتا کہ اس میں ہم نے کوئی گناہ کیا۔ اور یہ وہ بے لذت گناہ ہے کہ اس میں کسی کا کوئی دنیوی فائدہ نہیں اور عمر بھر نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں، مگر بے حسی اور بد مذاقی سے بہت سے لوگ اسی میں ذائقہ اور لذت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے۔ آمین!

# ۴۔ چھپ کر کسی کی باتیں سننا

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی سے اپنی بات چھپانا چاہے اور یہ کسی حیلہ بہانہ سے اس کو سنے تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں گرم سیسہ پگھلا کر ڈالا جاوے گا۔

یہ بھی گناہ کبیرہ اور بے لذت و بے فائدہ ہے مگر عموماً لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نجات عطا فرماویں۔

# ۵۔ بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکنا یا داخل ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو اس کے لئے حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ)۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اجازت سے پہلے کسی کے

Marfat.com

مکان کا پردہ کھولا اور مکان کے اندر نظر ڈالی تو اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا جو اس کے لئے حلال نہیں تھا۔ (ترمذی)

اس حکم کو عام لوگ جہالت سے زنانہ مکان کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں مردانہ مکان میں داخل ہونے یا جھانکنے کو اس میں داخل ہی نہیں سمجھتے اور بلا وجہ اس کبیرہ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

البتہ ایسا مردانہ مکان جو عام آمد و رفت کے لئے کھلا رہتا ہے جیسے بازار کی دکانیں یا کارخانے وغیرہ یا کسی وقتِ خاص میں کھولا جاتا ہے تو اس میں اس وقت استیذان و اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے وقت جائے تو اس میں بھی اجازت لینا ضروری ہے۔

## ۱۱۔ نسب کی وجہ سے کسی کو طعنہ دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ انساب (اور رشتے جو دنیا میں معروف ہیں) کسی کے لئے گالی نہیں۔ اور تم سب اولادِ آدم ایک دوسرے کے قریب ہو کسی کو کسی پر کوئی فضیلت (معتد بہا) نہیں بجز فضیلتِ دین اور اعمال صالحہ کے (رواہ احمد والبیہقی۔ از ترغیب للمنذری ص۳۳ ج ۴)۔

اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کا ارادہ کرنا بھی کفر کے قریب ہے ایک لوگوں کے نسب پر طعنہ مارنا۔ دوسرے میت پر نوحہ کرنا یعنی چلا چلا کر رونا۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ مند احمد ص۵۲ ج ۲)۔

اور قرآن مبین میں ارشاد ہے۔ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

Marfat.com

فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔ (یعنی جو لوگ مسلمانوں کو ایسی چیزوں پر عار دلاتے اور ایذا دیتے ہیں جو انہوں نے اپنے اختیار سے نہیں کیں تو انہوں نے بہتان اٹھایا اور کھلے گناہ کا ارتکاب کیا۔)

جو لوگ کسی شخص کو محض اس کے نسب کی وجہ سے طعنہ دیں کہ یہ فلاں قوم کا آدمی ہے یا فلاں شخص کا بیٹا ہے۔ وہ بھی اس وعید میں داخل ہے (زواجر صہ ۵۲ ج ۲)

یہ گناہ بھی گناہِ کبیرہ ہے اور بے لذت وبیفائدہ ہے کہ دنیا کا کوئی کام اور فائدہ اس پر موقوف نہیں مگر عام لوگ اس سے غفلت میں ہیں۔ بہت سی قوموں اور پیشہ والوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اور ان پر طعنے دیتے ہیں۔ یا ایسے الفاظ سے خطاب کرتے ہیں جس سے اس کے نسب کی حقارت ظاہر ہو جیسے کسی کو نائی۔ کا کسی کو قصائی یا جلاہے کا کہنا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے نجات عطا فرماویں۔

## ۷۔ اپنے اصل نسب کو چھوڑ کر دوسرا نسب ظاہر کرنا

جیسے کوئی شخص شیخ صدیقی نہیں مگر اپنے آپ کو صدیقی لکھے۔ یا سیّد نہیں اور اپنے کو سیّد ظاہر کرے۔ یا قریشی نہیں ہے اور اپنے آپ کو قریشی کہے یا نسباً انصاری نہیں ہے اپنے کو انصاری کہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا نسب چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے تو جنّت اس پر حرام ہے (بخاری و مسلم و ابو داؤد)

یہ کبیرہ گناہ بھی درحقیقت بے لذت وبیفائدہ ہے اور اس طرح نسب بدلنے کو عزت کا ذریعہ سمجھنا سراسر غلطی ہے۔ ان چیزوں سے دنیا میں بھی عزت نہیں ملتی۔

Marfat.com

# ۸۔ گالی گلوج اور فحش کلامی

گالی اور فحش کلامی سے مراد یہ ہے کہ ایسے کام جن کے اظہار سے آدمی شرماتا ہو ان کو صریح اور کھلے الفاظ سے ظاہر کرنا۔ پھر اگر وہ واقعہ کے مطابق اور صحیح ہو تو ایک گناہ گالی دینے کا ہے اور واقعہ کے خلاف ہو تو دوسرا گناہ بہتان و افترا کا بھی ہے جیسے کسی شخص یا اس کی ماں بہن کی طرف کسی فعلِ حرام کی نسبت کرنا

**حدیث** میں ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے مقابلہ کرنا کفر ہے (بخاری و مسلم از ترغیب ص۲۸۵ ج ۳)۔

اور حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چند عہد لئے۔

ایک یہ کہ کسی کو گالی نہ دو۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ الحمد للہ میں نے اس عہد کو پورا کیا۔ اس کے بعد نہ شریف یا غلام کو گالی دی اور نہ کسی اونٹ بکری جانور کو۔

دوسرے یہ کہ کسی نیکی کو معمولی اور حقیر سمجھ کر نہ چھوڑو۔

تیسرے یہ کہ جب کسی مسلمان بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی اور اخلاق سے ملو۔

چوتھے یہ کہ اپنے تہبند یا پاجامہ کو نصف پنڈلی تک رکھو۔ اور یہ بھی نہ کرو تو ٹخنوں سے اوپر تک رکھو۔ ٹخنوں سے نیچے کرنے سے بچو کیونکہ [illegible] تکبر کی علامت ہے۔

پانچویں یہ کہ اگر کوئی شخص [illegible] جو وہ تمہارے اندر جانتا ہے تو تم [illegible] اس کے بدلہ میں اس کا وہ عیب [illegible] کے اندر ہونا معلوم ہے (ابوداؤد [illegible])

اور ایک طویل حدیث میں عفیف عورت کی طرف فعل حرام کی نسبت کرنے کو کبائر

کنا ہوں میں شمار کیا ہے (ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب للمنذری صـ۲۸۹ ج ۳)

گالیوں میں عموماً ماں بہن اور بیٹی کی طرف فعل حرام کی نسبت کی جاتی ہے، یہ اسی

وعید میں داخل ہے۔

**اور حدیث** میں ہے کہ جو شخص کسی شخص کو عیب لگانے کے لئے ایسی بات کہے

جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ میں اس وقت تک روکے رکھیں گے جب تک وہ

اپنے کہے کی سزا نہ بھگت لے (الطبرانی باسناد جید۔ ترغیب صـ۲۸۹ ج ۳)۔

گالی گلوچ میں عموماً ایسے ہی افعال منسوب کیے جاتے ہیں جو اس میں نہیں۔

**نیز حدیث** میں ہے کہ جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگائے (تو اگرچہ دنیا میں

اس پر حد شرعی جاری نہیں ہوگی) مگر قیامت میں اس پر حدِ قذف جاری کی جاوے گی۔

(بخاری و مسلم ترغیب)۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ایک روز اپنی پھوپی سے ملنے گئے انہوں نے

ان کے لئے کھانا منگایا۔ کنیز نے لانے میں دیر کی تو ان کی زبان سے نکلا "اے زانیہ جلدی

کیوں نہیں لاتی" عمرو بن عاصؓ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات کہی کیا تمہیں اس کے زنا کی اطلاع

ہے۔ انہوں نے کہا بخدا مجھے کوئی اطلاع نہیں (محض غصہ میں یہ لفظ کہہ دیا) آپ نے فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو مرد یا عورت اپنی باندی (کنیز) کو زانیہ کہہ کر پکارے

حالانکہ وہ اس کے زنا پر مطلع نہیں تو قیامت کے روز یہ کنیز اس کو کوڑے لگائے گی (رواہ الحاکم

وقال صحیح الاسناد وتکلم فیہ الحافظ۔ ترغیب صـ۲۸۹ ج ۳)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فحش کلامی (گالی) سے بچو کہ اللہ تعالےٰ

فحش اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا۔ (رواہ الحاکم وصححہ وابن حبان عن ابی ہریرۃ کذا فی

Marfat.com

تخریج الاحیاء) فحش بکنے سے مراد ایسی چیزوں کا اظہار جن کے اظہار سے آدمی شرماتا ہے اگرچہ وہ واقع کے مطابق ہو۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مشرکین کفار کو گالی دینے سے بھی منع فرمایا جو غزوۂ بدر میں مارے گئے تھے۔ اور فرمایا کہ ان کو گالی دینے سے ان تک تو کچھ اثر نہیں پہنچتا زندوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے (رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا ورجالہ ثقات ومثلہ للنسائی عن ابن عباس باسناد صحیح (تخریج الاحیاء)۔

**اور حدیث** میں ہے کہ مومن طعنے دینے والا۔ لعنت کرنے والا۔ گالیاں دینے والا فحش بکنے والا نہیں ہوتا (ترمذی باسناد صحیح عن ابن مسعود مرفوعا۔ تخریج احیاء)

**احادیث** مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ گالی دینا اور فحش کلام کرنا کسی کافر یا جانور کے حق میں بھی حرام ہے۔ مسلمان کو گالی دینا تو کس قدر گناہ ہوگا۔ پھر گالی دینے میں اگر کسی ایسے فعل کا اظہار ہے جو واقع میں جائز ہے مگر اس کے اظہار سے آدمی شرماتا ہے جیسے جماع اور اس کے متعلقات۔ تو یہ ایک گناہ گالی دینے کا ہے اور اگر خلاف واقعہ کسی فعل حرام کی نسبت کسی شخص یا اس کی ماں بہن یا جانور کی طرف کی گئی تو یہ دوسرا گناہ کبیرہ بہتان و افترا کا بھی ہو جائے گا۔

افسوس ہے کہ اس بلا میں بہت سے مسلمان مبتلا ہیں خصوصا گاؤں والے اور جانور پالنے والے ان کی زبان سے تو کوئی بات بغیر گالی کے نکلتی ہی نہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم نے گالی دی ہے۔ قدم قدم اور لحظہ لحظہ میں یہ کبیرہ گناہوں کی گٹھڑیاں ان کے سر پہ آجاتی ہیں اور اس غافل کو کوئی پرواہ نہیں۔

اب ذرا سوچو کہ اس گناہ میں کونسی لذت یا دنیا کا فائدہ ہے اس کو چھوڑ دیں تو کس

Marfat.com

کام میں فرق پڑے۔ مگر افسوس ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور ناراضی کی پرواہی نہیں۔ والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

# ۹۔ کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا

لعنت کے معنی ہیں کسی کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور یا غضب و قہر میں مبتلا یا دوزخی کہنا یا بطور بد دعا کے یہ کہنا کہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے یا اس پر غضب الٰہی نازل ہو یا دوزخ میں جائے۔

لعنت کے تین درجے ہیں:۔

ایک جن اعمال و خصائل پر قرآن و حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے ان اوصاف عام کے ساتھ لعنت کرنا جیسے لعنۃ اللہ علی الکافرین یا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ یہ صورت باتفاق جائز ہے۔

دوسرے کسی مخصوص فرقہ ضالہ پر اس کے وصف ضلالت کے ساتھ لعنت کرنا مثلاً یہ کہنا کہ یہود و نصاریٰ پر لعنت۔ یا روافض و خوارج پر لعنت یا سود خواروں، شرابیوں پر لعنت وغیرہ جس میں کسی شخص یا جماعت کی تعیین خاص نہیں ہے۔ یہ صورت بھی باتفاق جائز ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ کسی شخص خاص زید و عمر پر یا کسی جماعت خاص مثلاً فلاں شہر کے رہنے والے یا فلاں قبیلے کے لوگ یا فلاں پیشہ والے یا فلاں قوم پر لعنت یہ سخت خطرناک معاملہ ہے۔ اس میں بڑی احتیاط لازم ہے کیونکہ جن اعمال کی وجہ سے کوئی شخص لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔ اول تو اس کی تحقیق کامل اکثر یقینی نہیں ہوتی کہ فلاں شخص یا قوم نے وہ اعمال کئے ہیں۔ اکثر اس میں بدگمانی یا غلط خبروں کو دخل ہوتا ہے اور بلا تحقیق محض گمان پر لعنت کرنا حرام ہے۔ دوسرے ان اعمال پر بھی لعنت کا مستحق اس وقت ہے

جب یہ معلوم ہو جائے کہ اس نے توبہ نہیں کر لی۔ اور آئندہ مرنے کے وقت تک توبہ کرے گا بھی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کسی شخص خاص یا قوم خاص کے متعلق یہ علم یقینی کہ اس نے توبہ نہیں کی اور آئندہ بھی نہ کریں گے بجز وحی کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ حق صرف نبی اور رسول کو حاصل ہو سکتا ہے کہ کسی شخص خاص یا قوم خاص کے متعلق بذریعہ وحی یہ معلوم کر کے کہ وہ فلاں گناہِ عظیم میں مبتلا ہوئے اور توبہ نہیں کی اور آئندہ بھی نہ کریں گے۔ ان پر لعنت کریں دوسرے کسی شخص کو اس کا حق حاصل نہیں۔ اسی لئے اکثر علماء نے یزید پر لعنت کو جائز نہیں قرار دیا (احیاء العلوم صفحہ ۱۰۶ ج ۳)۔

الغرض منصوص فی القرآن والحدیث کے علاوہ کسی شخص خاص یا قوم خاص پر لعنت کرنا حرام ہے۔

اور حدیث میں ہے کہ جس شخص پر لعنت کی جاتی ہے اگر وہ مستحق لعنت کا نہیں ہوتا تو یہ لعنت اس کہنے والے پر لوٹتی ہے۔ (ابوداؤد۔ مسند احمد باسناد جید۔ از ترغیب)۔

اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب یا جہنم کی لعنت یا بددعا کسی پر نہ کرو (ابوداؤد۔ ترمذی عن سمرۃ بن جندب باسناد جید۔ از ترغیب)۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کر دیا۔ (بخاری و مسلم۔ از ترغیب)۔

اور لعنت کرنا جیسے مسلمان پر جائز نہیں کسی کافر معین پر بھی جائز نہیں۔ بلکہ کسی جانور پر بھی جائز نہیں۔

**حدیث** میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے ساتھ سفر میں تھے۔ اس نے اپنے اونٹ کو لعنت کے الفاظ کہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس اونٹ پر لعنت کرتے ہو

Marfat.com

اس پر ہمارے ساتھ نہ چلو۔

تنبیہ۔ اس بے لذت وبیفائدہ کبیرہ گناہ میں بھی ہزاروں مسلمان بالخصوص عورتیں مبتلا ہیں ان کی زبان پر خدا کی مار، پھٹکار، مردود، آگ لگے، غضب آوے وغیرہ کے الفاظ ایسے چڑھے ہوئے ہیں کہ بات بات پر انہیں الفاظ کی مشق ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ الفاظ لعنت کے الفاظ ہیں ان کا استعمال حرام اور کہنے والے کے لئے دین دنیا کی بربادی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ آمین۔

# ۱۰۔ چغل خوری و نمامی

کسی کا عیب یا ایسا قول و فعل جس کو وہ چھپانا چاہتا ہے۔ دوسروں پر ظاہر کرنا چغلی ہے۔ چغلی کھانا کبیرہ گناہ ہے پھر اگر وہ عیب واقعی اور بات صحیح ہے تو صرف چغلی کھانے کا گناہ ہوگا اور اگر واقعہ کے خلاف ہے یا اپنی طرف سے اس میں کچھ کمی زیادتی کی یا بُرے عنوان، بُرے طرز سے نقل کیا تو افترا، و بہتان بھی ہے جو مستقل کبیرہ گناہ ہے اور جس کی طرف سے چغلی کی گئی ہے۔ اگر اس کے کسی عیب کا اظہار ہے تو غیبت بھی ہے۔ جو تیسرا گناہِ کبیرہ ہے۔ ایک ہی بات میں تین کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوجاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک صاحب آئے اور کسی شخص کی طرف سے کوئی بات نقل کی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو یا تو ہم اس بات کی تحقیق کریں اور تم جھوٹے ثابت ہو تو اس آیت میں داخل ہو اِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا۔ اور اگر تم سچے ثابت ہو تو اس آیت میں داخل ہو هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ (یعنی غیبت کرنے والا اور چغلی کھانے والا) اور اگر چاہو تو ہم معاف کردیں اور بات کو یہیں ختم کردیں۔ اس شخص نے عرض کیا " اے

۳۱۴۴

Marfat.com

امیرالمومنین میں معافی چاہتا ہوں آئندہ کبھی ایسا کام نہ کروں گا"۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں چغلی کھانے کی حرمت و مذمت مذکور ہے۔

اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتلاتا ہوں تم میں بدترین انسان کون لوگ ہیں فرمایا کہ وہ لوگ جو چغلی لے کر ادھر سے ادھر جاتے ہیں جو دوستوں میں باہم فساد ڈلواتے ہیں اور جو بے قصور لوگوں کے عیب ڈھونڈتے ہیں (احمد عن ابی مالک الاشعریؓ از تخریج احیاء)۔

اور حدیث میں ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا (بخاری ومسلم)

اور حدیث میں ہے کہ جھوٹ مُنہ کالا کرنے والا ہے اور چغلی عذابِ قبر ہے (ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، بیہقی۔ از ترغیب)۔

احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص تمہارے پاس چغلی کی بات لائے تو تم پر لازم ہے کہ چھ باتوں کا التزام کرو:۔

اول یہ کہ اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ وہ نمام ہے اس کی شہادت مقبول نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس کو اس فعل سے روکو اور نصیحت کرو۔

تیسرے یہ کہ اس کے اس فعل کو برا اور مبغوض سمجھو۔

چوتھے یہ کہ اس کی وجہ سے اپنے بھائی غائب سے بدگمان نہ ہو۔

پانچویں یہ کہ اس کے کہنے کی وجہ سے تجسس اور تلاش میں نہ پڑو کہ یہ خود گناہ ہے۔

چھٹے یہ کہ اس چغلخوری کا قول کسی سے نقل نہ کرو۔ ورنہ تم خود چغلی کھانے میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

تنبیہ۔ آپ غور کریں کہ کتنے مسلمان ہیں جو اس کبیرہ گناہ اور آفتِ عظیمہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری محفلوں اور مجلسوں کا مشغلہ ہی چغلی، عیب گیری، عیب جوئی

Marfat.com

غیبت، بہتان رہ گیا ہے۔ اور یہ وہ گناہ کبیرہ ہیں جو ہم کو بلا وجہ برباد کر رہے ہیں نہ ان میں کوئی فائدہ ہے نہ لذت ہے نہ کوئی ہماری حاجت ان پر موقوف ہے صرف شیطان کی تلبیس اور غفلت و بے پرواہی ہے کہ بے وجہ ہم اپنے آپ کو دین و دنیا کی بربادی کی طرف لیجا رہے ہیں۔

## ۱۱۔ بُرے القاب سے کسی کا ذکر کرنا

بُرے اور ناگوار القاب جو لوگوں میں مشہور ہو جاتے ہیں ان کا چرچا کرنا اور کسی کو ان القاب سے پکارنا یا اس کے پیچھے ان القاب سے ذکر کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ جیسے کبڑا۔ بہرا۔ گنجا۔ کانا۔ وغیرہ۔ البتہ اگر کسی کا لقب اس درجہ میں پہنچ گیا ہے کہ بغیر اس کے وہ پہچانا ہی نہیں جاتا تو مجبوراً اس کا ذکر کر دینا ضرورت کے وقت جائز ہے۔ عام طور پر اس لفظ سے ذکر و خطاب کرنا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے:۔

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ۔ بُرے القاب ایک دوسرے پر نہ لگاؤ۔

امام نوویؒ نے کتاب الاذکار میں فرمایا ہے کہ علماء امت اس پر متفق ہیں کہ کسی شخص کو ایسے لقب سے یاد کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو حرام ہے خواہ اس میں اس کی ذات کا کوئی حال و صفت مذکور ہو یا اس کے ماں باپ وغیرہ کا۔ (زواجر صہ۱۸ ج ۲)۔

یہ کبیرہ گناہ بھی انہیں بے لذت گناہوں میں سے ہے جن میں نہ کوئی فائدہ ہے نہ کوئی دنیاکی حاجت اس پر موقوف ہے۔ مگر ہم غفلت و بے پرواہی سے اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔

Marfat.com

# ۱۲۔ علما اور اولیاء اللہ کی بے ادبی

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن کی بے ادبی و بے توقیری صرف منافق ہی کر سکتا ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان۔ دوسرے عالم۔ تیسرے عادل بادشاہ (الطبرانی بسند حسنہ الترمذی عن ابی اُمامہ از زواجر)۔

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں جو ہمارے بوڑھوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالموں کی قدر نہ کرے (احمد باسناد حسن۔ از زواجر ص۷۹ ج ۱)۔

اور بخاری نے حضرت انسؓ و ابی ہریرہؓ سے ایک حدیث قدسی میں روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے کسی ولی کی توہین کرتا ہے۔ اس نے گویا مجھے اعلانِ جنگ دے دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو اعلانِ جنگ دے دیتا ہوں (از زواجر)

علماؔ و اولیا کی بے ادبی کو بہت سے حضرات نے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے (کذا فی الزواجر) اور زرکسی شارح بخاری نے حدیث مذکور کی شرح میں فرمایا ہے کہ:۔

"اس حدیث میں غور کرو کہ علماؔ اور اولیاؔ کی بے ادبی کی سزا سود خوار کی برابر کر دی گئی ہے۔ کیونکہ سود خوار کے متعلق قرآن میں ارشاد ہے۔ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی سود کھانے والے اللہ اور رسول کی جنگ کے لئے تیار ہو جاویں"

اور حافظ حدیث امام ابن عساکر نے فرمایا ہے:۔

"اے عزیز اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں توفیق کامل عطا فرما دیں اور صراط مستقیم کی ہدایت

Marfat.com

کریں خوب سمجھ لو کہ علماءؒ کے گوشت زہر آلود ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یہ عادت معلوم و
مشہور ہے کہ علماء کی تنقیص و توہین کرنے والوں کو رسوا و فضیحت کر دیتے ہیں۔
اور جو شخص علماء پر عیب گیری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مرنے سے پہلے دل کی
موت میں مبتلا کر دیتے ہیں"۔

علماء کے گوشت زہر آلود ہونے سے اشارہ اس طرف ہے کہ کسی کی غیبت کرنے کو
قرآن کریم میں اس کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔ تو جو شخص علماء کی غیبت کرتا ہے وہ گویا
ان کا گوشت کھاتا ہے۔ مگر ان کا گوشت زہر آلود ہے جو شخص اس کو کھائے گا اس کا دین و
دنیا تباہ ہو جائے گا۔ اور **دل کی موت** سے مراد یہ ہے کہ اس میں نیکی بدی بھلائی برائی کا
احساس نہ رہے۔ نیکی کو برا اور بدی کو اچھا سمجھنے لگے۔ والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

غیبت و تحقیر کسی شخص کی بھی جائز نہیں۔ مگر جو شخص علماء کے ساتھ ایسا معاملہ کرے وہ
سخت غضب الٰہی کا مورد بنتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

**تنبیہ**۔ غور کرو کہ آج کل کتنے مسلمان ہیں جو اس بے لذت و بے فائدہ گناہ کبیرہ میں مبتلا
ہو کر اپنا دین و دنیا تباہ و برباد کر رہے ہیں اور بے فکری کے ساتھ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب و غصہ کا مورد بنا رہے ہیں۔ اور اس معاملہ میں ایسی
عام غفلت و بے پروائی ہے کہ ساری برائیاں بلا تحقیق کے علماء کی طرف منسوب کی جاتی ہیں
طویلہ کی بلا بندر کے سر، کسی کی خطا کسی کا گناہ، طعنے مولوی پر اور کسی پر اعتراض ہو یا نہ ہو علماء
پر ضرور ہو۔ پھر اس وقت امت پر ایک بھاری عذاب پارٹی بندی کا مسلط ہو گیا، ہر پارٹی کے
لوگ تعظیم و تکریم کی ساری آیتیں، حدیثیں صرف اپنی پارٹی کے علماء کے لئے خاص سمجھتے ہیں۔
دوسرے علماء پر جتنی چاہیں زبان درازی کریں کوئی پروا نہیں ہوتی

اس میں شبہ نہیں کہ آج کل دینی امور کا انتظام صحیح نہ ہونے کے سبب اور کچھ عوام کی دین سے لاپرواہی و سہل انکاری کے سبب بہت سے وہ لوگ جو درحقیقت علماء نہیں علماء میں شمار ہونے لگے۔ عوام کا تو یہ حال ہوگیا کہ جس کے چہرہ پر داڑھی اور نیچا کرتہ دیکھا اسے مولانا کا لقب دے دیا۔ اور جو کسی تحریک میں جیل خانہ چلا گیا یا کسی جلسہ میں کھڑا ہوکر بولنے لگا وہ تو بھاری علامہ اور رجسٹرڈ مولانا ہوگئے۔

پھر ایسے لوگوں سے جو حرکات ناشائستہ صادر ہوئے تو لگے علماء پر غصہ اتارنے خود ہی تو بلا کسی تحقیق و تجربہ کے کسی راستہ چلتے کو اپنا امام و مقتدا بنا لیا اور انہیں مولانا کہنے لگے۔ پھر خود ہی ان کے افعال کو تمام علماء کے افعال قرار دے کر علماء پر سب وشتم اور لعن وطعن کرکے اپنا دین و دنیا تباہ کیا۔

عوام کی اس بے احتیاطی نے بہت سی بربادیاں پیدا کر دیں۔ اول تو جن لوگوں کو بلا کسی سند و تحقیق کے اپنا مقتدا بنایا اگر وہ فی الواقع عالم نہیں تو ہر قدم پر خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالیں گے۔ پھر جب لوگ ان کی گمراہی و بدا عمالیوں پر متنبہ ہوکر بدگمان ہوں گے تو یہ بدگمانی ان کے ساتھ مخصوص نہ رہے گی۔ وہ سب علماء سے بدگمان ہوجائیں گے۔ جس کا نتیجہ دین کی تباہی اور دنیا کی بربادی ہے۔

**اس لئے ضروری ہے** کہ اول تو کسی کو مولوی مولانا عالم کہنے اور سمجھنے میں جلدی نہ کریں۔ اور جب تحقیق کرکے کسی شخص کے متعلق اہل علم و دیانت سے اس کے عالم ہونے کی تصدیق ہو جاوے تو پھر اس پر اعتراض کرنے اس کو برا کہنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اس کی کھلی برائی بھی دیکھیں تو اس برے فعل کو تو ضرور برا سمجھیں مگر اس شخص کو برا نہ کہیں کہ شاید وہ کسی وجہ سے معذور ہو۔ عوام کے دین کی حفاظت اسی

Marfat.com

میں ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَبِیَدِہِ التَّوْفِیْقُ۔

# ۱۳۔ آیات و احادیث اور اللہ کے نام کی بے ادبی

اس کا گناہ ہونا تو ظاہر اور معلوم و مشہور ہے لیکن آج کل کتابت و طباعت کی کثرت اور بالخصوص اخبارات و رسائل کی بھرمار کے سبب یہ گناہ ایسا عام ہو گیا کہ کوئی گھر کوئی گلی کوچہ کوئی مسلمان اس سے خالی نہ رہا۔ جگہ جگہ کاغذ بکھرے نظر آتے ہیں جن میں اللہ کا نام یا آیات و احادیث یا مسائل فقہیہ ہوتے ہیں جن کی تعظیم واجب اور بے ادبی گناہ ہے۔ خصوصاً قرآن مجید اور سیپاروں کے بوسیدہ اوراق عموماً لوگ مسجد کے طاقوں وغیرہ میں رکھ دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کے حق سے فارغ ہو گئے حالانکہ وہ ان طاقوں سے بذریعہ ہوا اڑ کر گلی کوچوں میں پہنچتے ہیں اور اس ساری بے ادبی کا گناہ رکھنے والے کو ہوتا ہے۔

ایسے قرآن مجید یا کتبِ دینیہ جو بوسیدہ و دریدہ ہو کر قابل انتفاع نہ رہیں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ ان کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ زمین میں دفن کر دیا جائے یا کہیں تعمیر ہوتی ہو تو بنیادوں میں طاق بنا کر رکھ دیا جاوے۔

اور جس طرح ایسے اوراق کو بے ادبی کی جگہ ڈالنا گناہ ہے اسی طرح ایسے اخبار و رسائل جن کے متعلق عادتِ غالبہ سے یہ معلوم ہے کہ وہ ردی میں ڈالے جائیں گے۔ آیات قرآنی یا حدیث وغیرہ کا ان میں لکھنا بھی جائز نہیں۔ اگر ان اخبارات کی بے ادبی ہوئی تو اس کا گناہ جیسے بے ادبی کرنے والوں کو ہوگا ایسے ہی اس کے لکھنے اور چھاپنے والوں کو بھی ہوگا۔

Marfat.com

بلکہ ایسے اخبارات میں اگر کوئی مضمون اس قسم کا لکھنا ہے تو اصل عبارت کے بجائے ترجمہ لکھنے پر اکتفا کریں۔ اگرچہ ترجمہ بھی قابلِ تعظیم وادب ہے۔ اور اس کی بے ادبی بھی بُری ہے مگر پھر کچھ فرق ہے۔

اسی طرح عام خطوط میں بھی آیات واحادیث نہیں لکھنا چاہئے کہ وہ بھی عموماً ردی میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور شاید اسی لئے اکابر سے یہ طریقہ منقول ہے کہ خطوط میں بجائے بسم اللہ کے اس کا عدد (۷۸۶) لکھتے ہیں اور بجائے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنے کے "بفضلہ تعالیٰ" لکھتے ہیں۔

**مسئلہ**۔ جس کاغذ پر قرآن کی کوئی آیت یا حدیث یا مسائل شرعیہ لکھے ہوئے ہوں ان میں کسی چیز کو لپیٹنا، پیکنگ کرنا بھی بُرا ہے (عالمگیری۔ (والمختار)۔

**مسئلہ**۔ ایسے کاغذات کی طرف پاؤں پھیلانا بھی گناہ ہے (عالمگیری)۔

**مسئلہ**۔ سادہ کاغذ بھی قابل ادب ہے۔ اس کو استنجا وغیرہ میں استعمال کرنا جیسے انگریزی رواج ہے یہ بھی جائز نہیں۔

**تنبیہ**۔ ہزاروں مسلمان آج ان بے لذت وبے فائدہ گناہوں میں مبتلا ہیں۔ اور یہ ایسے گناہ ہیں کہ جن سے آخرت کی سزا کا تو خطرہ ہے ہی ان کا وبال دنیا میں بھی عموماً آفات اور بلاؤں، قحط وگرانی کی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ جن میں آج کل ساری دنیا مبتلا ہے۔ مگر افسوس کہ ان کے ازالہ کے اصلی اسباب کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

Marfat.com

## ۱۴۔ لوگوں کے راستے یا بیٹھنے لیٹنے کی جگہ میں نجاست غلاظت ڈالنا

**حدیث۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں پاخانہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے (الطبرانی والبیہقی عن ابی ہریرہ بضعف فی بعض رواتہ)

**حدیث۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کو ان کے راستہ میں ایذا پہنچائی اس پر مسلمانوں کی لعنت ثابت ہو گئی (الطبرانی بسند حسن)۔

**حدیث۔** تین لعنت کی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا وہ تین لعنت کی چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا پانی کے گھاٹ، یا راستہ، یا سایہ کی جگہ میں (جہاں لوگ لیٹتے بیٹھتے ہوں) (پیشاب، پاخانہ کرنا (مسند احمد)۔

**تنبیہ۔** حدیث دوم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ گناہ صرف پیشاب پاخانہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر وہ چیز جس سے لوگوں کو ایذا پہنچے اس میں داخل ہے۔ تھوک سینک اور گھن و نفرت کی چیزیں ایسی جگہوں میں ڈالنا۔ گنا۔ سنترہ۔ کیلا کھا کر اس کے چھلکے راستہ یا بیٹھنے کی جگہ میں بکھیر دینا یہ سب اسی میں داخل ہے۔ افسوس کہ کوئی مسلمان اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ ریل میں، پلیٹ فارم پر مسافر خانوں میں جہاں دیکھو اس کی خلاف ورزی عادت بن گئی ہے۔ واللہ الموفق والمعین

## ۱۵۔ پیشاب کی چھینٹوں اور قطرات سے نہ بچنا

**حدیث۔** اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس

Marfat.com

لئے پیشاب کی چھینٹوں سے بہت احتیاط کرو (زواجر صد ۱۰۳)۔

شریعت میں اسی لئے پیشاب پاخانہ کے بعد اول ڈھیلے سے استنجا مسنون کیا گیا پھر پانی سے دھونا مقرر کیا گیا تاکہ پیشاب کے قطرات جو بعد میں عموماً گرتے ہیں ان کے منقطع ہوجانے کا اطمینان ہوجائے اور پیشاب پاخانہ کے بقیہ اجزائے سے بدن کی پوری صفائی حاصل ہوجاوے۔ اور اسی سے بچنے کے لئے مسنون کیا گیا کہ:۔

۱۔ پیشاب کے لئے بیٹھے تو اونچی جگہ پر بیٹھے۔

۲۔ ایسی زمین پر کرے جہاں سے چھینٹا اڑ کر بدن اور کپڑوں کو آلودہ نہ کرے۔

۳۔ جس طرف سے ہوا آرہی ہو اس طرف رخ کرکے پیشاب نہ کرے۔ کہ ہوا سے چھینٹا لوٹ کر اس طرف آئے گا۔

لیکن افسوس کہ یورپین تمدن و معاشرت کے دلدادہ ان سب چیزوں سے بالکل غافل اور بے پروائی سے اس گناہ شدید میں مبتلا ہیں۔ پیشاب پاخانہ کے لئے جو بہترین صورت ہمارے بلاد میں رائج ہے اُسے چھوڑ کر پاٹ میں استنجا و پیشاب کی رسم پڑ گئی جس سے کپڑوں اور بدن کا محفوظ رہنا سخت مشکل ہے۔ پھر ڈھیلے سے استنجا کو تہذیب کے خلاف سمجھ لیا گیا۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ محض اس فیشن کی بدولت اس شدید گناہ اور عذاب قبر کو خریدا جاتا ہے۔ نعوذ باللّٰہ منہ۔

## ۱۶۔ بے ضرورت ستر کھولنا

حدیث میں ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک مرد کا ستر ہے۔ (حاکم)۔

اور حدیث میں ہے کہ اپنے ستر کو چھپاؤ مگر اپنی زوجہ یا کنیز سے۔ بعض صحابہ

Marfat.com

نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص خالی مکان میں تنہا ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان سے حیا کی جاوے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ احمد۔ حاکم و بیہقی وغیرہ)۔

نیز **حدیث** میں ہے کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے کہ ہمارا ستر دیکھا جاوے (حاکم)۔ (از زداجر عن اج ا)۔

**تنبیہ** ۔ آج کل نئے فیشنوں نے نہ صرف مردوں کو بلکہ عورتوں کو بھی نیم برہنہ کر دیا ہے۔ مردوں نے انگریزی لنگوٹہ کا نام نیکر رکھ کر پہننا فخر سمجھ لیا۔ آدھی رانوں تک کھلے ہوئے ماں بیٹیوں کے سامنے اور عام مردوں اور عورتوں کے سامنے پھرتے ہیں۔ کوئی پروا نہیں ہوتی کہ اس میں ہمارے مالک کی ناراضی اور کبیرہ گناہ ہے۔ عورتوں نے ایسے لباس اختیار کر لئے کہ اول تو ان میں بہت سے اعضائے ستر۔ گردن، بازو، سینہ تک کھلا ہی رہتا ہے اور جو اعضاٗ ڈھکے ہوئے بھی ہیں ان پر بھی لباس ایسا چست پہنا جاتا ہے کہ بدن کی ہیئت نظر آتی ہے وہ بھی کھولنے ہی کے حکم میں ہے۔

علمائے نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا فرض جو مسلمان پر عائد ہوتا ہے وہ ستر چھپانا ہے جو صرف نماز میں نہیں بلکہ عام حالات میں یہاں تک کہ تنہائی و خلوت میں بھی باستثنائے مواضع ضرورت ضروری ہے۔ مگر کچھ لوگوں نے مغربی فیشن کی رو میں بہہ کر اس فرض کو نظر انداز کر دیا اور کچھ لوگ جو مزدور پیشہ یا زراعت پیشہ ہیں انہوں نے دھوتی وغیرہ کی رسم اختیار کر لی جس میں ستر کھل جاتا ہے۔ اور یہ سب کبیرہ گناہوں کا ذخیرہ محض بے فائدہ ہے کہ دنیا کی کوئی حاجت و ضرورت اور

لذت اس پر موقوف نہیں واللہ یھدی من یشاء الی سواء السبیل۔

## ۱۷۔ پاجامہ تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچا پہننا

حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حصہ تہبند (یا پاجامہ) کا ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے (بخاری)

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا تہبند کچھ ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا عبداللہ بن عمر۔ آپ نے فرمایا اگر تم عبداللہ ہو تو اپنا تہبند اونچا کرو۔ میں نے اونچا کر لیا۔ یہاں تک کہ نصف پنڈلی تک آگیا۔ پھر ہمیشہ میں نے اپنا یہی دستور العمل رکھا (احمد بسند رواۃ ثقات۔ از زواجر)۔

حدیث۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہ فرمادیں گے جو اپنے کپڑے کو فخر و تکبر کے ساتھ کھینچے اور دراز کرے (بخاری و مسلم)

حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہ فرمادیں گے اور ان کی طرف نظر نہ کریں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

راوی حدیث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ تو حضرت ابوذر غفاریؓ بول اٹھے کہ یہ لوگ تو بڑے خائب و خاسر (تباہ و برباد ہو گئے) آخر وہ کون ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ٹخنوں سے نیچے پاجامہ تہبند وغیرہ لٹکائے اور جو شخص نیکی یا احسان کر کے جتلائے اور

Marfat.com

جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کر دے (ابو داؤد۔ نسائی، ترمذی۔ ابن ماجہ۔ از زواجر)۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند اور پاجامہ کے بارہ میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہی حکم کرتے اور عبا وغیرہ کا بھی ہے (کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ان کا بھی گناہ ہے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

مسئلہ۔ جو شخص فخر و تکبر سے اپنے تہبند یا پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچا رکھتا ہے وہ باتفاق سخت گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ اور جو بلا خیال فخر و تکبر کے ویسے ہی عادت پڑ گئی ہے جب بھی گناہ سے خالی نہیں (عالمگیری۔ اشباہ وغیرہ) ہاں کسی شخص کا تہبند یا پاجامہ بے اختیار کسی وقت لٹک جائے وہ اس میں داخل نہیں جیسے حضرت صدیق اکبرؓ کو پیش آیا اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو معذور قرار دیا۔

تنبیہ۔ کتنی ذرا سی بات ہے جس کے لئے سید الاولین والآخرین اپنی اُمّت کو سخت تاکید فرماتے ہیں۔ مگر امّت ہے کہ اپنی اتنی سی بے فائدہ اور لغو خواہش کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کے لئے نہیں چھوڑتی۔ اور ایسا گناہ سر پہ لینے کو تیار ہے جو خاص رحمت و مغفرت کے اوقات میں بھی معاف نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ شب براءت یعنی نصف شعبان کی رات میں اتنے گناہگاروں کی مغفرت ہوتی ہے جتنے قبیلہ بنی بکر کی بھیڑوں کے بال۔ قبیلہ بنی بکر کا نام خاص طور سے اس لئے ذکر کیا کہ اس قبیلہ کے ہر شخص کے پاس بکریوں بھیڑوں کے بہت بہت گلے تھے۔ آپ اندازہ لگائیں ایک بھیڑ کے بال گننے اور پھر ایک گلّہ کے گننے اور پھر

Marfat.com

بینکڑوں گلّوں کی بھیڑوں کے بال کتنے ہوں گے۔ لیکن اس حدیث میں ہے کہ ایسی رحمت و مغفرت عامہ کے وقت بھی چند بد نصیب مغفرت سے محروم رہیں گے۔ ان میں ایک وہ بھی ہے جو فخر و تکبّر سے اپنا پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچا رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس بلائے عظیم اور وباء عام سے بچائے۔ آمین۔

# ۱۸۔ صدقہ دے کر احسان جتلانا

اللہ تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (یعنی اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور فقراء کو تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو)۔

اور دوسری آیت میں ارشاد ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى الآیۃ۔ (یعنی اجر و ثواب ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں خرچ کریں پھر اس کے پیچھے احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا نہ ہو۔

**دوسری آیت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احسان جتلانے کی ممانعت صرف صدقات کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ جو کچھ بھی عبادت وطاعت اور نیکی کی راہ میں خرچ کیا جاوے خواہ اپنے ہی نفس پر یا بیوی بچوں پر یا اعزا و اقارب پر ان سب کا یہی حکم ہے کہ احسان جتلانے سے اس خرچ کرنے کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

اور کسی ایسے آدمی کے سامنے اپنے احسان یا صدقہ کا ذکر کرنا جس کے سامنے ذکر کرنے کو وہ شخص پسند نہیں کرتا جس پر احسان کیا گیا ہے۔ یہ بھی منّا واذیٰ میں داخل ہے۔ (زواجر ص ۱۵۳ ج ۱)۔

Marfat.com

اس لیئے علماءؒ نے فرمایا ہے کہ ہدیہ یا صدقہ دے کر اس کے ساتھ دعاء کی درخواست کرنا بلکہ دعا کی طمع رکھنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اپنے احسان کا ایک معاوضہ لینا ہے۔ جس سے ثواب باطل ہوجانے کا خطرہ ہے۔ (زواجر)۔

حدیث مذکور جو (۱۷۲) میں گذری ہے اس کی وعید شدید میں احسان جتلانے والا بھی داخل ہے۔ اسی لئے بہت سے علماءؒ نے اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے (زواجر) اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس گناہِ بے لذت و بے فائدہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

# ۱۹۔ کسی جاندار کو آگ میں جلانا

**حدیث** ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے چیونٹیوں کے ایک بل کو دیکھا جس میں ہم نے آگ لگادی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے۔ عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ہم نے"۔ آپ نے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینا صرف آگ کے خالق (اللہ تعالیٰ) کا حق ہے۔ اس کے سوا کسی کو حق نہیں (زواجر)۔

اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ آگ کے ساتھ سزا دینے کا سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو حق نہیں۔

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جاندار خواہ انسان ہو یا چوپایہ یا کوئی جانور خواہ حلال ہو جیسے اکثر پرندے۔ یا حرام ہو جیسے چوہا۔ بلی۔ کتا وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو آگ میں جلانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ سانپ بچھو۔ تتیے کا بھی یہی حکم ہے۔

Marfat.com

اور کھٹمل کو گرم پانی سے جلانے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور علماء نے جاندار چیز کو آگ میں جلانے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے (کذا فی الزواجر)۔

البتہ اگر کسی موذی جانور سانپ، بچھو، تتیے وغیرہ کی ایذا سے بچنے کا اور کوئی طریقہ ممکن نہ ہو تو بمجبوری جلانے کی اجازت ہے (کذا قالہ الزرکشی وغیرہ۔ زواجر)۔

## ۲۰۔ نابینا کو راستہ غلط بتا دینا

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی نابینا کو راستہ سے گمراہ کر دے۔ (غلط راستہ پر ڈال دے)۔ زواجر میں اس کو بھی کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

**تنبیہ**۔ کسی ناواقف شخص کو غلط راستہ بتا کر پریشان کرنا جیسے بعض لوگ دل لگی سے کیا کرتے ہیں یہ بھی بعید نہیں کہ اس گناہ میں شامل ہو۔

## ۲۱۔ بیوی کو شوہر کے یا نوکر کو آقا کے خلاف ابھارنا

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی بیوی کو اس کے خلاف یا نوکر کو آقا کے خلاف پر آمادہ کرے (یعنی بیوی یا غلام یا نوکر کے دل میں مخالفت وعداوت کے جذبات پیدا کرے یا ان کو تقویت پہنچائے) وہ ہم میں سے نہیں۔ (رواہ احمد بسند صحیح والبزار وابن حبان فی صحیحہ عن بریدہ)۔

اسی طرح کسی عورت کے شوہر کو اپنی بیوی سے ناراض کرنا اور اس کے دل

Marfat.com

میں بغض پیدا کرنا بھی اسی کے حکم میں داخل ہے (زواجر) اس کو بھی علماء نے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ اور حدیث میں اس کام کو شیطان کا سب سے بڑا کارنامہ بتلایا گیا ہے (مسلم)

**تنبیہ۔** آج کل عام عادت ہوگئی ہے کہ کسی کی بیوی یا نوکر کو ذرا اپنے شوہر یا آقا سے شکایت ہوئی تو سننے والے بجائے اس کے کہ اس کے دل سے شکایت کو دور کرنے اور اس کو اپنے شوہر و آقا سے نیک گمان قائم رکھنے کی کوشش کرتے اور طرح طرح سے اس کے بغض و نفرت کو بڑھانے میں اسی کو اس عورت یا نوکر کی ہمدردی و دوستی سمجھا جاتا ہے۔ ہاں ہمدردی و دوستی اس میں ہے کہ ان کو تو یہ سمجھایا جائے کہ اس کو کوئی عذر تھا، وہ مجبور تھا۔ اور دیکھو اگر تمہیں اس سے ایک تکلیف پہنچی تو ہزاروں راحتیں بھی تو پہنچی ہیں۔ ان کا خیال کرکے اس تکلیف کو نظر انداز کرو۔ اور شوہر و آقا کو کسی نرم عنوان سے ایسے طریقہ پر سمجھاوے کہ اس کو کوئی بدگمانی کہنے والے پر یا بیوی و نوکر پر پیدا نہ ہو۔ علیٰ ہذا شوہر کو بیوی سے شکایت ہو تو اس کے دل سے اتارنے اور نفرت و بغض کم کرنے کی تدبیر کریں اور بیوی کو کسی مناسب عنوان سے اطاعت و موافقت کی تلقین کریں۔

## ۲۲۔ جھوٹی گواہی

**حدیث۔** حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں تمہیں تین اکبر کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں میں بھی بہت بڑے گناہ) بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

Marfat.com

شریک ٹھیرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس ارشاد کے وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اس جملہ پر پہنچ کر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا (تیسرا گناہ) جھوٹا قول اور جھوٹی شہادت ہے۔ پھر اسی جملہ کو بار بار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم دل میں کہنے لگے کاش آپ اب سکوت فرمالیں۔ (بخاری و مسلم)۔

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی شہادت تین مرتبہ شرک کی برابر ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)۔

**حدیث**۔ جو شخص کسی مسلمان پر ایسی شہادت دے جس کا وہ اہل نہیں۔ اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔ (مسند احمد بسند رواۃ ثقات)۔

**تنبیہ**۔ اس زمانہ میں جھوٹ اور جھوٹی شہادت ایسی وباء عام کی طرح پھیل گئی ہے کہ عوام تو عوام خواص کو بھی اس سے بچنا مشکل ہوگیا ہے۔ بہت سے تو مستقل پیشے اور کارخانے ہیں جن کی بنیاد ہی جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں پر ہے اس کے علاوہ بہت سے کام ایسے ہیں جن کو عموماً لوگ شہادت اور گواہی نہیں سمجھتے۔ اس لئے بے دھڑک اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹری سارٹیفکیٹ بیماری وغیرہ کا یہ ایک شہادت ہے۔ اس میں خلاف واقعہ لکھنا جھوٹی شہادت ہے مدرسوں، اسکولوں، کالجوں کے پرچوں پر نمبر لگانا ایک شہادت ہے۔ اس میں کمی کر انداز سے بڑھانا یا گھٹانا جھوٹی شہادت ہے۔ مدارس اور کالجوں کی سند و سارٹیفکیٹ میں جو الفاظ کسی طالب علم کے متعلق لکھے جاتے ہیں۔ اگر وہ واقعہ کے خلاف ہیں تو یہ ایک جھوٹی شہادت ہے جس پر دستخط کرنے میں علماء و صلحاء تک مبتلا ہیں۔

Marfat.com

آج کل کنٹرول اور راشن کے معاملات میں جن مجسٹریٹوں یا اہل محلہ کی سفارش پر عمل کیا جاتا ہے وہ ایک شہادت ہے اس میں خلاف واقعہ لکھنا جھوٹی گواہی ہے۔ میونسپل بورڈ کے ممبروں کے پاس جو جانور ذبح کرنے کے لئے صحت وغیرہ کی تصدیق کے لئے لائے جاتے ہیں ان میں مرے گرے بیمار جانوروں کو پاس کرنا بھی جھوٹی شہادت ہے۔ ان رسیدوں، بیعناموں پر دستخط کرنا جن کا معاملہ دستخط کرنے والے کے سامنے نہیں ہوا۔ یہ بھی جھوٹی شہادت ہے۔ اسی طرح رات دن کے کاروبار میں ہزاروں مثالیں ہیں جو شہادت کا ذبہ میں داخل اور گناہِ کبیرہ اور وعید شدید کی موردہیں مگر ہم ہیں کہ شیر مادر کی طرح سب کو حلال جان کر بے فکری سے ان میں مبتلا ہیں۔

ان میں سے کچھ شہادتیں تو شاید ایسی ہوں جن میں انسان کسی اپنی دنیوی غرض یا مجبوری سے مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن بکثرت وہ بھی ہیں جو محض گناہِ بے لذت اور وبال بے فائدہ ہیں جن میں محض لاأبالی اور بے فکری وغفلت سے مبتلا ہیں اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان بلاؤں سے بچنے کی توفیق کامل بخشیں۔ آمین۔

## ۲۳۔ غیر اللہ کی قسم کھانا

**حدیث۔** جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر و شرک کا کام کیا۔ (الترمذی عن ابن عمر۔ جمع الفوائد)۔

**حدیث۔** اللہ تعالیٰ اس سے منع فرماتے ہیں کہ تم اپنے باپ (یا بیٹے) کی قسم کھاؤ (رواہ الستۃ الا ابا کا۔ جمع الفوائد)۔

حدیث۔ جس شخص نے قسم کھائی کہ اگر فلاں بات اس طرح نہ ہو تو میں اسلام سے خارج ہوں۔ تو اگر اس نے جھوٹ بولا ہے تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا (یعنی خارج از اسلام) اور اگر سچا بھی ہے جب بھی اسلام کی طرف صحیح سالم نہ لوٹے گا۔ (نسائی۔ ابوداؤد)۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے مستفاد ہوتا ہے کہ ان گناہوں کا ارتکاب کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن علمأ نے دوسری روایات کی بنا پر اس کا مطلب یہ قرار دیا ہے کہ یہ شخص کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے گو اس پر فتوے کفر کا نہ دیا جاوے اور معاملہ کفار کا سا نہ کیا جاوے۔ نعوذ باللہ منہ۔

## ۴۲۔ جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا

حدیث۔ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا پھر فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے بچو کہ جھوٹ اور فجور ساتھ ساتھ ہیں اور یہ دونوں جہنم میں ہیں (ابن ماجہ ونسائی فی الیوم واللیلہ۔ تخریج الاحیاء)۔

حدیث۔ جھوٹ رزق کو کم کر دیتا ہے۔ (ابوالشیخ عن ابی ہریرہ۔ اسناد ضعیف۔ تخریج الاحیأ)۔

حدیث۔ تین شخص ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہیں۔ ایک تاجر و سوداگر جو بکثرت قسمیں کھائے۔ دوسرے مفلس متکبر۔ تیسرے بخیل احسان جتلانے والا۔

Marfat.com

حدیث - بربادی ہے اس شخص کے لیئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیئے جھوٹ بولے۔ بربادی ہے اس کے لیئے۔ بربادی ہے اُس کے لیئے (ابوداؤد و ترمذی وحسنہ والنسائی فی الکبری - تخریج الاحیاءٔ)

حدیث - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا (انبیاءٔ کی خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتی ہے) کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا چلئے۔ میں ساتھ چلا تو راستہ میں دیکھا کہ دو آدمی ہیں ایک کھڑا ہے ایک بیٹھا ہے۔ کھڑے ہوئے کے ہاتھ میں ایک لوہے کا آنکڑہ (مڑی ہوئی درانتی) ہے جس کو وہ بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں داخل کرتا ہے پھر کھینچتا ہے۔ یہاں تک کہ (اس کی باچھ چرتی ہوئی چلی آتی ہے) گردن تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر اس کو نکال لیتا ہے اور منہ کی دوسری جانب داخل کرتا اور کھینچتا ہے (جس سے دوسری باچھ تمام چر جاتی ہے) اور اتنے عرصہ میں پہلی باچھ پھر اپنی حالت پر آجاتی ہے۔ پھر اس میں یہ درانتی ڈالتا اور اس کو چیرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے بتلایا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا ہے قبر میں اس کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح قیامت تک عذاب دیا جائے گا (بخاری فی حدیث طویل عن سمرۃ بن جندب - تخریج الاحیاءٔ)۔

حدیث - عبداللہؓ بن جراد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا مومن سے یہ ممکن ہے کہ زنا میں مبتلا ہو جاوے۔ فرمایا ہاں کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مومن جھوٹ بول سکتا ہے فرمایا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا

Marfat.com

یُؤمِنُونَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ (جھوٹ افترا وہی لوگ بولتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے)۔

**حدیث** ۔ عبداللہؓ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں چھوٹا بچہ تھا کھیل کے لئے جانے لگا میری ماں نے کہا اے عبداللہؓ آؤ ہم تمہیں چیز دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا ہے۔ ماں نے کہا کہ چھوارہ۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو تم پر جھوٹ بولنے کا گناہ لکھا جاتا۔ (ابو داؤد۔ تخریج الاحیاء)۔

مذکورہ بالا روایاتِ حدیث میں جتنی سخت وعیدیں اور عذاب جھوٹ بولنے پر وارد ہوا ہے اور اس گناہ کو ایمان و اسلام کے خلاف قرار دیا ہے۔ افسوس اتنا ہی زیادہ اس میں ابتلاء ہو گیا۔ اور جھوٹ کی کثرت اتنی ہوئی کہ ہر عام و خاص اس میں گھر گیا۔ یہاں تک کہ اس کی برائی بھی لوگوں کے قلوب سے نکل گئی۔ صاف و صریح جھوٹ بولتے ہیں۔ اور پھر فخریہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہم نے اس طرح جھوٹ بول کر کام نکال لیا۔

اور کسی دنیوی طمع یا خوف میں کوئی مبتلا ہو جاوے تو ایک بات بھی ہے مگر زیادہ افسوس اس کا ہے کہ ہزاروں جھوٹ ایسے بولے جاتے ہیں جو محض گناہ بے لذت و بے فائدہ ہیں۔ نہ اُن سے کوئی ضرورت و حاجت متعلق ہے نہ ان کے چھوڑنے اور سچ بولنے سے کوئی ادنیٰ ضرر ہے۔ مگر بعض لوگوں کو تو عادت پڑ گئی ہے انہیں یہ امتیاز ہی نہیں رہا کہ ہم نے فلاں کلمہ جو زبان سے نکالا وہ جھوٹ تھا

یا سچ۔ اور کسی کو اتنیا زبھی ہو تو پروا نہیں کہ اس بے فائدہ کلمہ سے ہم سنے اپنے پروردگار اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا۔

آخری حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ معمولی بات چیت میں بچوں کے بہلانے کے لئے بھی جو کوئی کلمہ خلاف واقع بولا جاوے وہ بھی گناہ ہے۔

# ۲۵۔ لوگوں کا راستہ تنگ کرنا

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی منزل کو تنگ کرے یا راستہ کو بند کرے یا کسی مسلمان کو ایذا پہنچائے (یعنی ایسی جگہ ڈیرہ ڈالے یا ٹھیرے جہاں بیٹھنے سے راستہ چلنے والوں کو تنگی ہو) اس کا جہاد مقبول نہیں۔ (مسند احمد۔ ابو داؤد عن معاذ۔ جامع صغیر)۔

حدیث میں جہاد کا ذکر خصوصیت کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ ایسے مواقع عموماً جہاد یا حج وغیرہ کے سفروں میں ہی پیش آتے ہیں۔ اور مراد حدیث کی واضح ہے کہ جو راستہ عام لوگوں کے چلنے کا ہے وہاں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر چلنے والوں کے لئے تنگی کا سبب بننا گناہ ہے۔

چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص مسلمانوں کو راستہ کے متعلق کوئی تکلیف پہنچائے (خواہ جگہ تنگ کر کے یا کوئی تکلیف دہ چیز ڈال کر) اس پر مسلمانوں کی لعنت ثابت ہو گئی۔ (جامع صغیر برمز الطبرانی وعلامۃ الحسن عن حذیفہ)۔

آج کل اس سے بھی عام غفلت برتی جارہی ہے۔ جامع مسجد کے دروازوں

Marfat.com

پر عموماً دھٹ لگ جاتے ہیں۔ راستہ چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بازاروں میں سڑکوں پر بہت سے لوگ خوانچہ فروش اس طرح بیٹھتے ہیں کہ راستہ چلنے والوں کو تنگی ہو جاتی ہے۔ بہت سے لاابالی ویسے ہی سڑکوں میں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح ریلوے اسٹیشنوں میں راستہ گھیر کر بیٹھ جاتے یا کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب اسی گناہ میں داخل ہے جس کا بے لذت و بے فائدہ ہونا ظاہر ہے۔ محض غفلت ولاپرواہی سے اس میں عام وخاص مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق اجتناب عطا فرماویں۔

اور جبکہ تھوڑی دیر کے لئے عام راستہ کو تنگ کرنا گناہ ہے تو جو لوگ اپنے مکانات میں راستہ کا کوئی حصہ شامل کر لیتے ہیں جس سے دائمی طور پر راستہ تنگ ہو جاوے اس کا گناہ کس قدر سخت اور دائمی ہوگا۔ مگر کوئی پروا نہیں کرتا۔ و باللہ الاعتصام۔

## ۲۶- اولاد میں برابری نہ کرنا

جس طرح کسی کے چند بیویاں ہوں ان سب میں برابری اور عدل رکھنا واجب وضروری اور اس کے خلاف کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح داد و دہش وغیرہ میں اولاد میں بھی برابری کرنا ضروری ہے۔ اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا حصہ برابر ہونا چاہئے لڑکی کا آدھا حصہ یہ میراث کا قانون ہے۔ زندگی میں ماں باپ جو کچھ اولاد کو دیں۔ اس میں سب لڑکے لڑکیوں کو برابر برابر رکھنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہے۔ ہاں اگر کوئی لڑکا یا لڑکی علم یا عمل میں ماں باپ کی اطاعت وخدمت میں اوروں سے زیادہ ہے تو اس کو کچھ زیادہ دینا جائز ہے (درالمختار۔ اشباہ وغیرہ)

Marfat.com

# ۲۷۔ بیک وقت ایک سے زائد طلاق دینا

اگر کسی شرعی یا طبعی مجبوری سے بیوی کو طلاق دینا پڑے تو شرعاً جائز ہے لیکن اس کی مسنون صورت یہ ہے کہ ایسے وقت طلاق دے جبکہ عورت ایام ماہواری سے فارغ ہو اور صرف ایک طلاق دے۔ بیک وقت تین طلاق دے دینا جو عموماً جاہلوں میں رائج ہے گناہ ہے۔ گو طلاق پڑ جاتی ہے۔ عوام اور ناواقف لوگ عموماً اس میں مبتلا ہیں کہ طلاق دیں گے تو تین سے کم پر سانس ہی نہ لیں گے۔ یہاں تک کہ سرکاری کاغذات لکھنے والوں کو بھی عادت پڑ گئی ہے کہ تین طلاق لکھتے ہیں۔ یہ سب گناہ بے لذت و بے فائدہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہی منظور ہو کہ رجعت کا حق نہ رہے تو ایک طلاق کو بھی بائن کیا جا سکتا ہے۔ تین تک پہنچنے کی کسی حال ضرورت نہیں۔

(در المختار۔ بحر وغیرہ)۔

# ۲۸۔ ناپ تول میں کمی کرنا

یہ سخت گناہِ کبیرہ ہے۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ کی آیات اس گناہ کی شدت اور وعید کو بیان کر رہی ہیں۔

**حدیث** ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ **پانچ** خصلتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو (تو ان کے نتائج بد مذکورہ ذیل صورتوں میں بھگتنے پڑیں گے) اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ وہ یہ ہیں:-

Marfat.com

۱۔ جب کسی قوم میں **فحش و بے حیائی** پھیلتی ہے تو اس کی وجہ سے اس پر لعنت اور پھٹکار ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں **طاعون** اور ایسے ایسے **درد** (وامراض) پھیل جاتے ہیں جن کو ان کے بڑوں نے کبھی نہ دیکھا نہ سنا۔

۲۔ اور جب کوئی قوم **ناپ تول میں کمی** کرنے لگتی ہے تو ان کو **قحط** اور **گرانی** گھیر لیتی ہے۔ خواہ بارش ہو یا نہ ہو۔ نیز ان پر لوگوں کے **مطالبے** اور **قرضے** وغیرہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے **حکام** ان پر **ظلم** کرنے لگتے ہیں۔

۳۔ اور جب کوئی قوم **زکوٰۃ دینے میں کوتاہی** کرنے لگتی ہے تو **بارش وقت** پر نہیں ہوتی۔ اور اگر بہائم اور جانور نہ ہوتے تو ایسے لوگوں پر کبھی بارش نہ ہوتی۔

۴۔ اور جب کوئی قوم اللہ تعالے اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالے ان پر دوسری قوموں کے دشمن مسلط کر دیتے ہیں۔ جو ان کے اموال ناجائز طریق پر چھین لیتے ہیں۔

۵۔ اور جب مسلمان حکام قرآنی احکام و قانون جاری نہیں کرتے تو مسلمانوں کے آپس میں اختلاف اور جنگ چھڑ جاتی ہے۔ (ابن ماجہ والبزار والبیہقی والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم۔ زواجر ص۱۹۹ ج ۱)۔

**تنبیہ**۔ اس حدیث کے الفاظ کو غور سے دیکھو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے صدق کا آنکھوں سے مشاہدہ ہو جائے۔ آج کل مسلمانوں میں جو نا یہ پانچوں خصلتیں پھیل گئیں تو ان کے وہ نتائج بد جو حدیث مذکور میں وارد ہیں وہ بھی عام ہو گئے۔ اور یہی وہ مصائب ہیں جن سے مسلمانوں پر زمین تنگ ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ حدیث کے ایسے کھلے ہوئے ارشادات کے باوجود ہماری آنکھیں

Marfat.com

نہیں کھلتیں اور مصائب موجودہ کے دور کرنے کے لئے عقلاء زمانہ طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں اور ان میں جد وجہد کے لئے مشرق و مغرب، زمین و آسمان کو ایک کر ڈالتے ہیں۔ لیکن ان کے جو اصلی اسباب حدیث میں بیان کئے گئے ہیں ان کے ازالہ کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہوتی۔ فَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْہِ۔ ان پانچ خصلتوں میں ایک وہ بھی ہے جس کے لئے یہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ یعنی ناپ تول کی کمی۔ اس میں یہی نہیں کہ دھوکہ دے کر کوئی خاص مقدار بچالی جاوے۔ بلکہ بالقصد معمولی فرق ماشوں تولوں یا گرہ آدھ گرہ کا بھی وہی حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں ان لوگوں کو مطففین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یعنی شئ طفیف (خفیف) کے لئے خیانت کرنے والے کیونکہ ناپ تول میں سارے دن کوئی تاجر کمی کرتا رہے تو شاید دن بھر میں آدھ سیر پاؤ سیر یا آدھ گز پاؤ گز بچائے گا۔ یہ سر مرتبہ ایک شدید کبیرہ گناہ میں مبتلا ہوا۔ اور گناہوں کے انبار عظیم کے بدلے میں پاؤ سیر غلہ یا پاؤ گز کپڑا ملا تو کتنی دنارت وخست اور خسارہ وحیرت کی چیز ہے۔ اسی لئے بعض سلف نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ بربادی پھر بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایک دانہ کے لئے جنت کی نعمتوں کو قربان کریں اور جہنم کا وہ عذاب الیم خریدیں جس سے پہاڑ پگھل جائیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ جب بازار تشریف لے جاتے تو دوکانداروں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے کہ ناپ تول میں اللہ سے ڈرو کیونکہ قیامت کے دن مطففین ایسے میدان میں کھڑے کئے جاویں گے جہاں کی شدت کے سبب لوگوں کا پسینہ دریا کی طرح بہتا ہوا ان کے نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔

اور بعض سلف نے بیان کیا کہ میں ایک مریض جاں بلب کی عیادت کو گیا۔ اُس کو

Marfat.com

کلمۂ شہادت کی تلقین کی۔ اس نے کہنا چاہا مگر زبان نہ اٹھی۔ کچھ دیر کے بعد اس کو کچھ افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا کہ جب میں نے کلمہ کی تلقین کی تم نے کیوں نہ پڑھا۔ اس نے کہا بھائی ترازو کا کانٹا میری زبان پر رکھا ہوا تھا جس کے سبب میں کلمہ نہ پڑھ سکتا تھا۔ میں نے کہا یا اللہ کیا تم کم تولا کرتے تھے۔ اس نے جواب دیا بخدا ہرگز نہیں۔ ہاں یہ بات اکثر ہو جاتی تھی کہ میں زمانہ دراز تک اپنی ترازو کو جھاڑا نہیں کرتا تھا اس میں کچھ فرق پڑ جاتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس بلائے عظیم سے نجات عطا فرماویں۔

## ۲۹۔ نجومیوں کاہنوں سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کا اعتبار کرنا

**حدیث۔** جو شخص آیندہ کی غیبی خبریں بتلانے والے کے پاس گیا اور اس سے غیب کی خبریں پوچھیں اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی (جامع صغیر برمز احمد و مسلم)

**حدیث۔** جو شخص غیب کی خبریں بتلانے والے کاہن (یا نجومی) کے پاس گیا اور اس کی بات پر یقین کیا اس نے اس وحی اور کلام الٰہی کا کفر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ (جامع صغیر برمز احمد والحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃؓ و علیہ علامۃ الحسن)۔

بہت سے مسلمان اس گناہ بے لذت و بے فائدہ میں محض غفلت ولاپروائی سے مبتلا ہیں اور ان چیزوں میں مبتلا ہونا علاوہ گناہ کے محض جہل و بے وقوفی ہے کیونکہ اول تو ان لوگوں کی سب باتیں محض تخمینی و ظنی ہوتی ہیں ان کا اعتبار کچھ نہیں۔ پھر اگر بالفرض صحیح بھی ہو اور آئندہ پیش آنے والے واقعہ پر اطلاع بھی ہو جاوے تو فائدہ کیا جبکہ یہ ایمان ہے کہ جو کچھ مقدر ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔

## ۳۰۔ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا یا نامزد کرکے چھوڑ دینا

قرآن کریم کا ارشاد ہے وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ (نہ کھاؤ اس جانور سے جس پر اللہ تعالےٰ کا نام ذکر نہ کیا جاوے۔ اور یہ (غیر اللہ کے نام پر یا تقرب الی غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا) فسق ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے نام پر جانور (بکرا بنڈھا مرغا وغیرہ) چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

ہزاروں مسلمان ہیں جو اس آفت میں مبتلا ہیں۔ بعضے بزرگوں، پیروں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے ہیں۔ یا ان کے نام کی نذر کر کے ذبح کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔

## ۳۱۔ بچوں کو ناجائز لباس یا زیور پہنانا

جس طرح مردوں کو ریشم کا کپڑا پہننا۔ سونے چاندی کا زیور پہننا گناہ ہے ایسے ہی بچوں کو پہنانا بھی حرام و ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ بہت سے لوگ غفلت سے اس میں مبتلا ہیں۔

## ۳۲۔ جاندار کی تصویر بنانا یا اس کو استعمال کرنا

**حدیث:** سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن تصویر بنانے والے ہوں گے (بخاری و مسلم)۔

**حدیث۔** رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں (جاندار

کی) تصویر یا کتا ہو (صحاح ستہ)۔

**حدیث**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک پردہ آویزاں دیکھا جس میں تصویر تھی۔ آپ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور کپڑے کو دو ٹکڑے کر کے اس کا گدا بنالیا گیا۔

آج کل یہ گناہ اس قدر وبا کی طرح تمام دنیا پر چھا گیا ہے کہ اس سے پرہیز کرنے والے کو زندگی کے ہر شعبہ میں مشکلات ہیں۔ ٹوپی سے لے کر جوتہ تک کوئی چیز بازار میں تصویر سے خالی ملنا مشکل ہو گیا۔ گھریلو استعمالی چیزیں برتن، چھتری، دیا سلائی دواؤں کے ڈبے اور بوتلیں، اخبارات و رسائل یہاں تک کہ مذہبی اور اصلاحی کتابیں بھی اب اس گناہ عظیم سے خالی نہ رہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔ اور غور کیا جاوے تو ان میں سے اکثر حصہ تصاویر کا محض بے کار و بے فائدہ گناہ بے لذت ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ گناہ کے عام ہو جانے سے اس کو ہلکا نہ سمجھے۔ بلکہ زیادہ ہمت کے ساتھ اس سے بچنے اور دوسرے مسلمانوں کو بچانے کی فکر کرے۔ یہاں تک ہو سکے ایسی چیز کے خریدنے سے اجتناب کرے۔ اور یہ نہ ہو سکے تو تصویر کے چہرہ کو چھیل دیا جاوے یا اس پر کاغذ چپیاں کر کے چھپا دیا جاوے۔

البتہ روپیہ پیسہ اور ٹکٹوں پر جو تصویر بنی ہوئی رائج ہے تو اول تو ان میں مجبوری ہے۔ ثانیاً وہ بہت چھوٹی ہیں اس لئے ان کے استعمال کا مضائقہ نہیں۔

مسئلہ۔ اسی طرح بٹن وغیرہ پر بہت چھوٹی تصویر جس کی حد یہ ہے کہ تصویر کو زمین پر رکھ کر متوسط بینائی کا آدمی کھڑا ہو کر دیکھے تو تصویر کے اعضا کی تفصیل نظر نہ آئے۔ ایسی چھوٹی تصویر کا استعمال جائز ہے (درالمختار، عالمگیری)۔

Marfat.com

**مسئلہ** - اسی طرح جو تصویریں ذلیل چیزوں میں استعمال ہوتی ہیں جیسے جوتہ میں یا فرش میں ان کا ایسا استعمال بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ نماز اس فرش پر نہ پڑھے۔

**مسئلہ** - جن چھوٹی تصویروں یا پامال و ذلیل تصویروں کا استعمال جائز ہے بنانا ان کا بھی جائز نہیں۔

**مسئلہ** - تصویر خواہ قلم سے لکھی جاوے یا پریس میں چھاپی جائے یا فوٹو سے لی جائے سب کا ایک ہی حکم ہے۔

**مسئلہ** - جاندار کا فوٹو کھینچنا اور کھنچوانا دونوں ناجائز ہیں۔ البتہ کسی ایسے ملک میں جانے کی ضرورت ہو جہاں جانے کے لئے فوٹو لیکر پاسپورٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ تو بشرط ضرورتِ سفر جائز ہے۔ محض سیر و تفریح کے لئے جائز نہیں۔

**نوٹ** - اس مسئلہ کے متعلق مکمل بحث مع دلائل قرآن و حدیث اور مع جواب شبہات عقلی و نقلی اور مع مفصل مسائل متعلقہ کے احقر کے رسالہ "التصویر لاحکام التصویر"[1] میں مذکور ہے اس کو دیکھ لیں۔

# ۳۳- بلا ضرورت کتا پالنا

**حدیث** - جس شخص نے جانوروں کے گلہ یا کھیت کی حفاظت یا شکار کی ضرورت کے سوا (شوقیہ) کتا پالا اس کے ثواب میں سے روزانہ بقدر وزن ایک **قیراط** کے گھٹ جائے گا (بخاری و مسلم) اور دوسری روایت بخاری میں دو **قیراط** کی مقدار مذکور ہے **قیراط** وزن کی ایک مقدار خاص ہے جو مروجہ **رتی** کے قریب ہے، لیکن عالم آخرت کی قیراط کتنی وزنی ہے۔ اور اس جگہ اس کی کتنی **مقدار** مراد ہے

---

[1] التصویر قیمت ۱۰ مع ۔ ملنے کا پتہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور

Marfat.com

یہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اور مراد حدیث کی بظاہر یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے مجموعۂ ثواب میں سے روزانہ اتنی مقدار گھٹتی رہے گی۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر عمل صالح کے ثواب میں سے بقدر ایک دو قیراط کے گھٹتا رہے۔ اس شخص کے خسارۂ عظیمہ کو دیکھئے اور اس گناہِ بے لذت سے باز آئیے۔ واللہ الموفق۔

# ۳۴۔ سود کی بعض قسمیں

سود کھانے کا گناہِ عظیم قرآن و حدیث میں جس شدت کے ساتھ وارد ہے اس سے کوئی مسلمان ناواقف نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں سود کھانے کو اپنی ماں سے زنا کرنے سے بھی زیادہ شدید قرار دیا ہے اور قرآن حکیم نے اس کو خدا اور رسول کے ساتھ اعلانِ جنگ کرنا فرمایا ہے۔ لیکن اس رسالہ میں صرف دو گناہ لکھے گئے ہیں جن سے کوئی دنیوی فائدہ متعلق نہیں اور سود سے عموماً بظاہر حال دنیوی منافع سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ اس کی صرف وہ قسمیں لکھی جاتی ہیں جن میں بلا وجہ محض غفلت سے لوگ مبتلا ہیں۔

مثلاً سونے کی خرید و فروخت سونے سے یا چاندی کی چاندی سے کی جاوے تو اس میں ایک منٹ کا ادھار بھی حرام اور سود میں داخل ہے۔ اسی طرح اس میں ایک ذرہ کی کمی بیشی کی جاوے تو وہ بھی حرام اور سود ہے۔ لیکن حضراتِ فقہاءؒ نے اس قسم کی بیع و شراء میں سود سے بچنے کے لئے کچھ تدبیریں لکھی ہیں جن کے استعمال میں نہ کوئی مشقت ہے نہ نقصان اور سود کے وبال سے نجات ہو جاتی ہے۔ مثلاً سونے چاندی کی بیع میں اگر رقم فوراً ادا کرنے کی گنجائش نہیں تو اس زیور وغیرہ کو جس وقت لیا جاوے اس وقت بیع و شراء قرار دے کر نہ لیں۔ بلکہ مستعار طور پر لے لیں۔ جب رقم ادا کرنا ہو اس وقت زیور

Marfat.com

سامنے لاکر رقم دے دی جاوے۔ اور بیع اس وقت قرار دی جاوے اور نرخ کے متعلق یہ وعدہ پہلے سے لے لیا جاوے کہ اسی سابقہ تاریخ کے نرخ سے معاملہ ہوگا۔ یا ایسا کریں کہ سنار، صراف جس سے سونا خریدا گیا ہے۔ اور مثلاً دوسو روپیہ کا سونا ہے تو اس صراف سے دو سو روپیہ قرض لے لیں اور سونے کی قیمت ہاتھ کے ہاتھ ادا کریں۔ اب آپ کے ذمہ سونے کی قیمت نہ رہی بلکہ وہ سابقہ لئے ہوئے روپے رہے۔ سنار کے حساب میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ مگر سونے کی خریداری ادھار ہونے کی وجہ سے جو سود کا وبال ہوتا اس سے بچ گئے

اسی طرح اگر چاندی کو چاندی کے روپیہ سے یا سونے کو سونے کی اشرفی سے خریدا جاتا ہے اور نرخ بازار کے حساب سے کچھ کمی یا بیشی لازم آتی ہے تو صرف یہ تدبیر کافی ہے کہ جنس بدل دیں۔ مثلاً سونا خریدیں تو قیمت چاندی سے اور چاندی خریدیں تو قیمت سونے سے ادا کر دیں یا چاندی کے ساتھ کچھ ریزگاری ملالیں۔ اور آج کل جو روپیہ گلٹ کا چل گیا ہے اس میں تو خود ہی غیر جنس شامل ہے۔ اس سے خریدنے میں کمی بیشی کا مضائقہ نہیں۔ البتہ ادھار اس میں بھی نہ کرنا چاہیئے (ھو الاحوط لدخولہ فی بیع الصرف عند بعض المعاصرین من العلماء)۔ اور یہی حکم سچا گوٹا خریدنے کا ہے کہ اس میں ادھار کرنا سود ہے اور کمی زیادتی بھی سود ہے اس سے بچنے کا بھی وہی طریق ہے جو اوپر مذکور ہوا اسی طرح اور بہت سی مثالیں ہیں جن میں سود کے وبال عظیم میں محض لاپروائی سے لوگ مبتلا ہیں۔ اگر ذرا فکر کریں علما سے مسائل معلوم کریں اس سے باآسانی بچ سکتے ہیں۔

اسی طرح تمام بیوع فاسدہ اور معاملات فاسدہ بحکم سود ہیں۔ اور ان سے بچنے کے لئے علما نے ایسی ہی تدبیریں لکھی ہیں۔ اگر ذرا دین کا خیال ہو تو اس وبالِ عظیم سے

Marfat.com

بچنا کچھ مشکل نہیں۔ سیدی و مرشدی قطب العالم مجدد الملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ نے ایک مستقل رسالہ صفائی معاملات[1] میں معاملات فاسدہ کا مفصل بیان اور ان سے بچنے کی تدبیریں لکھی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس کو مطالعہ کر کے یا سن کر معلومات حاصل کرے۔

## ۳۵۔ مسجد میں نجاست یا بدبو کی چیز داخل کرنا

اس کا گناہ ہونا۔ اس سے فرشتوں کو ایذا پہنچنا اور ان کا اس شخص کے لئے بددعا کرنا احادیث کثیرہ میں معروف و مشہور ہے۔ مگر عام طور پر اس میں بے پروائی انتہا ہے۔ بچوں کو ایسے ناپاک بدن اور کپڑوں کے ساتھ مسجد میں لے جانا جن سے تلوث مسجد کا خطرہ ہو۔ یا مٹی کے تیل کی لالٹین وغیرہ مسجد میں لے جانا۔ یا دیا سلائی مسجد میں لے جانا یا لہسن، پیاز، یا تمباکو کھا کر بغیر منہ صاف کئے مسجد میں جانا یہ سب اسی میں داخل ہے۔

## ۳۶۔ مسجد میں دنیا کی باتیں یا دنیا کا کام کرنا

احادیث کثیرہ میں اس کی ممانعت وارد ہے۔ اور بعض میں ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں اس شخص کی نیکیوں کو اس طرح کھا لیتی ہے جیسے آگ سوکھی ہوئی لکڑی کو۔ اگر کوئی ضروری بات کسی سے اتفاقاً کرنا ہو تو اولاً مسجد سے باہر دروازہ یا وضو خانہ وغیرہ میں جا کر کریں اور اتفاقاً مسجد کے گوشہ میں ہی کوئی مختصر بات کسی سے کر لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر محض دنیا کی باتیں کرنے کے لئے مسجد میں مجلس جمانا اس وعید شدید میں داخل ہے جس میں آج کل عام مسلمان مبتلا ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں نہ کوئی دنیوی فائدہ منظور ہے نہ

---

[1] صفائی معاملات ادارہ اسلامیات لاہور سے پانچ آنہ میں مل سکتا ہے۔

Marfat.com

اس کے ترک سے کوئی عذر نہ

# ۳۷۔ نماز کی صفوں کو درست نہ کرنا

**حدیث۔** جو شخص صف کو ملائے گا اس کو اللہ تعالےٰ اپنے ساتھ ملائے گا۔ اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالےٰ اس سے قطع تعلق فرمائے گا (الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم۔ زواجر)۔

**ف۔** صف کو ملانے کا مطلب یہ ہے کہ بیچ میں جگہ نہ چھوڑی جاوے۔ اور قطع کرنا اس کا ضد ہے۔ یعنی بیچ میں جگہ چھوڑ دینا۔

**حدیث۔** اپنی صفوں کو درست وبرابر کرو، ورنہ اللہ تعالےٰ تمہارے چہرے پھیر دیں گے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تمہارے قلوب میں اختلاف پڑ جائے گا۔ (بخاری ومسلم۔ زواجر)۔

صف میں مل کر کھڑا ہونا اور صف کو سیدھا رکھنا باتفاقِ امت واجب ہے۔ اس کے خلاف کرنا گناہِ شدید اور حدیث کی مذکورہ وعیدوں کا موجب ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ہزاروں مسلمان اس گناہِ بے لذت وبے فائدہ میں محض بے فکری سے مبتلا ہیں۔ عموماً بیچ میں کافی جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر صف میں کھڑے ہونے میں بھی آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب گناہ موجب وعید شدید ہیں۔

**مسئلہ۔** ہر ایک نمازی کے ٹخنے دوسرے نمازی کے ٹخنوں کے مقابل رہنا

Marfat.com

چاہئیں۔ ایڑی پنجہ آگے پیچھے ہو تو اس کا مضائقہ نہیں۔ لیکن ٹخنوں کا تقابل ہو ضروری ہے۔ اس میں کوتاہی کرنا وبالِ عظیم ہے۔

## ۳۸۔ امام سے آگے نکل جانا

**حدیث**۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ رکوع یا سجدہ میں امام سے پہلے سر اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے تبدیل کر دیں یا اس کی شکل گدھے کی شکل میں بدل دیں (بخاری و مسلم)۔

ظاہر ہے کہ یہ گناہ عظیم کہ رکوع یا سجدہ میں امام سے پہلے سر اٹھائے محض بے لذت و بے فائدہ گناہ ہے۔ اس میں بھی بہت سے ناواقف مبتلا ہیں۔

## ۳۹۔ نماز میں دائیں بائیں کنکھیوں سے دیکھنا

**حدیث**۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر جبکہ وہ نماز میں ہوتا ہے برابر متوجہ رہتے ہیں۔ مگر جب وہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی توجہ بھی ہٹ جاتی ہے (احمد ابو داؤد، نسائی وغیرہ)

**حدیث**۔ اے عزیز نماز میں دائیں بائیں التفات کرنے سے بچو۔ اس لئے کہ نماز میں التفات (یعنی کنکھیوں سے دیکھنا) ہلاکت ہے۔ (ترمذی وحسنہ)۔

---

Marfat.com

## ۴۰۔ نماز میں کپڑے کو لٹکانا یا اس سے کھیلنا

کپڑے کو استعمال کرنے کا جو طریقہ معروف ہے اس کے خلاف استعمال کرنا مثلاً کرتہ کو سر پر ڈال لے یا چادر رومال وغیرہ کو سر پر ڈال کر پلے دونوں طرف چھوڑ دے اس کو سدل کہتے ہیں۔ یہ نماز میں ناجائز و گناہ ہے۔ اسی طرح کپڑے کے کسی حصہ کو بار بار الٹنا پلٹنا۔ یا بدن کے کسی حصہ کو بے ضرورت بار بار حرکت دیتے رہنا۔ ناک یا کان میں بے ضرورت انگلی داخل کرنا وغیرہ یہ عبث فعل ہے اور نماز میں گناہ ہے۔

## ۴۱۔ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر آگے پہنچنا

**حدیث**۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر پھلانگ کر آگے گیا گویا ایک پل کو عبور کر کے جہنم میں پہنچ گیا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ زواجر)۔

**حدیث**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے ایک شخص لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا ہوا آگے بڑھنے لگا تو آپ نے فرمایا: "بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو ایذا پہنچائی (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی وغیرہ۔ زواجر)۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگوں کو ایذا دینے آ رہے ہو۔ اور جس نے کسی مسلمان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالٰی کو ایذا دی۔ (الطبرانی

فی الصغیر والاوسط)۔

اور بعض روایاتِ حدیث میں ہے کہ جو شخص لوگوں کی گردنوں پر پھلانگ کر آیا اس کا جمعہ ظہر ہوگیا۔ یعنی جمعہ کی فضیلت و ثواب باطل ہوگیا۔

**تنبیہ** - غور کیجئے کہ حدیث میں اس فعل پر کتنی سخت وعیدیں وارد ہیں، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس فعل میں نہ کوئی لذت ہے نہ کوئی فائدہ۔ محض شیطانی حرکت ہے کہ بہت سے مسلمان اس بلا میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ پیچھے ہی کی صف میں بلکہ جوتوں میں کھڑے ہوجاویں تو ہزار درجہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں۔ آمین۔

گناہوں کی طویل فہرست پر نظر ڈالی جاوے تو اور بھی بہت سے گناہ ایسے ہی ملیں گے جو بے لذت و بے فائدہ ہیں۔ محض غفلت و بے پروائی سے لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس وقت اسی حصہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ واللہ الموفق والمعین ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

**اختتام** - اس رسالہ کو ختم کرتے ہوئے علامہ زین العابدین ابن نجیم مصری حنفی صاحب تصانیف مشہورہ اشباہ والنظائر وغیرہ کا ایک رسالہ درباره صغائر و کبائر یاد آیا جو ان کے مجموعہ رسائل زینیہ میں چونتیسواں رسالہ ہے اور الاشباہ والنظائر مصری کے آخر میں لگا ہوا ہے۔ اس میں مختصر طور پر تمام کبیرہ گناہوں کو علیحدہ اور صغائر کو علیحدہ بطور فہرست کے جمع کر دیا ہے۔

خیال آیا کہ یہ فہرست صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی اس رسالہ کے ساتھ ملحق کر دیا جاے

کہ اس پر کسی کو خدانخواستہ عمل کی توفیق نہ ہو تو کم از کم اس کو دیکھ کر علم تو درست ہو جاوے کہ فلاں کام گناہ ہے اور کم از کم کسی وقت اس کو ندامت تو ہو۔ اور ندامت ہی اس باب میں کلید کامیابی ہے۔

اور چونکہ یہ ایک مستقل رسالہ ہے اور علیحدہ شائع ہونا بھی اس کا مفید ہے اس لئے اس کو مستقل رسالہ ہی کی صورت میں اس کا ضمیمہ بنانا مناسب سمجھا اور اس ضمیمہ کا نام " انذار العشائر من الصغائر والکبائر تجویز کیا۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

ناکارۂ خلائق

بندہ محمد شفیع دیوبندی عفا اللہ عنہ

آخر محرم ۱۳۶۷ھ

Marfat.com

# إنذار العشائر
# من
# الصغائر و الكبائر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

**امّا بعد** آج کل مختلف اسباب سے معاصی اور گناہوں کی کثرت وباء عام کے درجہ کو پہنچ گئی۔ اور جس کے طوفان نے عالم کے بر و بحر اور مشرق و مغرب کو گھیر لیا اور حالت یہ ہوگئی کہ کوئی خدا کا بندہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ بھی کرے تو دنیا کی فضا اس پر تنگ نظر آنے لگی۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگ ہمت توڑ بیٹھے اور بچنے کی کوشش ہی چھوڑ دی۔

لیکن اگر کوئی وبائی مرض عام ہو جائے اور کوئی دوا و تدبیر کارگر نظر نہ آئے جب بھی عقل و دانش اور طبیعت و شریعت کا فیصلہ یہی رہتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اور اختیار ہو جانے تو دوا و علاج نہ چھوڑا جائے۔ نہ یہ کہ اس کی کوشش کی جائے کہ اس مرض کو صحت و بیماری کو تندرستی ثابت کرنے میں زور تقریر و تحریر صرف کیا جاوے۔

اس لئے اس رسالہ میں تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی مختصر فہرست لکھی جاتی ہے۔

تاکہ اس کے پیش نظر ہونے سے اول تو علم صحیح ہو جاوے کہ مرض کو مرض، گناہ کو گناہ سمجھنے لگے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ گناہوں پر ندامت و افسوس ہو۔ اور ندامت ہی توبہ کا اعلیٰ رکن ہے جس سے سب گناہ مٹ جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جب گناہ کو گناہ سمجھے گا اور ان کو نظر میں رکھے گا تو انشاء اللہ کسی نہ کسی وقت توبہ اور اجتناب کی توفیق بھی ہو جاوے گی۔

معاصی کبائر و صغائر کے بیان میں علماء کی مستقل تصانیف بھی متعدد موجود ہیں۔ جن میں زیادہ مفصل اور مشہور کتاب[1] "الزواجر عن اقتراف الکبائر" علامہ امام ابن حجر ہیثمی مکی کی تصنیف ہے جو تقریباً ساڑھے چار سو صفحات کی کتاب دو جلدوں میں ہے۔ اور جس میں چار سو سرسٹھ گناہوں کا مفصل بیان مع وعید از قرآن و حدیث و آثار سلف کے مذکور ہے۔

لیکن اس وقت ضرورت اس کی تھی کہ مختصر طور پر اجمالی نقشہ مرتب کیا جاوے۔ تاکہ ایک نظر میں انسان اس کو دیکھ کر اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لے سکے۔ اس غرض کے لئے امام زین العابدین ابن نجیم مصری کا ایک رسالہ جو ان کے مجموعہ رسائل زینیہ میں درج ہے اس کا اردو زبان میں منتقل کر دینا کافی سمجھا۔ اس رسالہ میں علامہ موصوف نے اول سب کبیرہ گناہوں کی پھر صغیرہ گناہوں کی فہرست دی ہے اس کے بعد صغیرہ کبیرہ کی تعریف پر مفصل کلام کیا ہے۔ اور اس کے بعد ان میں سے خاص خاص گناہوں کے متعلق کچھ تشریح و تفصیل بھی بیان کی ہے۔ احقر نے بغرض سہولت مناسب سمجھا کہ صغیرہ کبیرہ کی تعریف پہلے لکھ دی جاوے اور پھر ان کی فہرست اور جس گناہ کے متعلق کوئی تشریح ضروری ہو وہ اس کی ساتھ ہی لکھ دی

---

[1] یہ کتاب ادارہ اسلامیات لاہور سے دس روپیہ میں مل سکتی ہے۔

Marfat.com

جاوے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

# گناہِ کبیرہ و صغیرہ کی تعریف

ایک جماعتِ علماءؒ کا قول تو یہ ہے کہ ہر گناہ کبیرہ ہی ہے، کوئی صغیرہ نہیں کیونکہ ہر گناہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت ہے اور مخالفت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کتنی ہی کم ہو وہ بھی سخت اور بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اس کو صغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ پھر جو صغیرہ و کبیرہ کی تقسیم مشہور و معروف ہے۔ یہ محض اضافی اور نسبتی ہے کہ بعض گناہ بمقابلہ دوسرے گناہ کے صغیرہ ہوتا ہے۔ شیخ ابو اسحٰق اسفرائنی۔ قاضی ابوبکر باقلانی۔ امام الحرمین تقی الدین سبکی اور عام اشاعرہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہ بعض صغیرہ ہیں بعض کبیرہ۔ کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کے کرنے والے کو فاسق مردود الشہادت سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان کے فاعل کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ اور اس کی شہادت ردّ نہیں کی جاتی۔

قسم اول کو اصطلاح میں کبیرہ اور ثانی کو صغیرہ کہا جاتا ہے۔ اور پہلی جماعت اور جمہور کا یہ اختلاف بھی درحقیقت محض تسمیہ اور نام کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جمہور علماء جو بعض گناہوں کو صغیرہ کہتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے کرنے میں کوئی برائی نہیں یا معمولی خرابی ہے بلکہ اللہ و رسول کی مخالفت کی حیثیت سے ہر گناہ بڑا اور سخت وبال ہے۔ [illegible] آگ کا بڑا انگارہ جیسے تباہ کن ہے ویسی ہی چھوٹی چنگاری بھی ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا انسان کے لئے

Marfat.com

دونوں معصیت ہیں۔

پھر اصطلاحی کبیرہ و صغیرہ کی تعریف میں علماء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔ علامہ ابن نجیم نے اپنے رسالہ میں تقریباً چالیس اقوال مختلفہ نقل کئے ہیں۔ اسی طرح علامہ ابن حجر ہیثمی مکی نے بہت سے مختلف اقوال لکھے ہیں۔ مگر ان سب میں جو زیادہ جامع اور سلف صحابہ وتابعین سے منقول ہے۔ یہ ہے کہ "جس گناہ پر قرآن یا حدیث میں آگ اور جہنم کی وعید بصراحت آئی ہو وہ کبیرہ ہے اور جس پر اس کی تصریح منقول نہیں محض ممانعت وارد ہوئی ہے وہ صغیرہ ہے۔ حضرت حسن بصری۔ سعید بن جبیر۔ مجاہد ضحاک وغیرہم سے یہی تعریف منقول ہے (زواجر) اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس گناہ پر انسان بے پروائی کے ساتھ ڈھیٹ ہو کر اقدام کرے وہ کبیرہ ہے۔ خواہ کتنا ہی چھوٹا گناہ ہو۔ اور جو گناہ اتفاقی سرزد ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ دل میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے ندامت وافسوس ساتھ ساتھ ہیں وہ صغیرہ ہے۔ خواہ کتنا ہی بڑا گناہ ہو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

## بار بار کرنے اور اصرار کرنے سے صغیرہ گناہ بھی کبیرہ ہو جاتا ہے

امام رافعیؒ فرماتے ہیں کہ جس گناہ کو صغیرہ کہا جاتا ہے وہ اسی وقت تک صغیرہ ہے جب تک اس پر اصرار اور دوام نہ کرے احیاناً صادر ہو جائے۔ اور جو شخص کسی صغیرہ گناہ پر اصرار و دوام کرے وہ مثل مرتکب کبیرہ کے ہے۔

نیز جو شخص بہت سے صغیرہ گناہوں میں مبتلا ہو یہاں تک کہ اس کی طاعات پر غالب آجائیں وہ بھی فاسق مردود الشہادۃ ہے (زواجر)۔

Marfat.com

اب وہ فہرست کبائر وصغائر کی علامہ ابن نجیم کے رسالہ سے نقل کی جاتی ہے۔

# کبائر

۱۔ زنا (عورت سے بدفعلی) کرنا۔

۲۔ لواطت (لڑکے سے بدفعلی) کرنا۔

۳۔ شراب پینا۔ اگرچہ ایک قطرہ ہو۔ اسی طرح تاڑی، ٹھرا، بھنگ وغیرہ نشہ کی چیزیں پینا۔

۴۔ چوری کرنا۔

۵۔ پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔

۶۔ ناحق کسی کو قتل کرنا

۷۔ شہادت کو چھپانا جبکہ اس کے سوا اور کوئی شاہد نہ ہو۔

۸۔ جھوٹی گواہی دینا۔

۹۔ جھوٹی قسم کھانا۔

۱۰۔ کسی کا مال غصب کرنا۔

۱۱۔ میدان جہاد سے بھاگنا (جبکہ مقابلہ کی قدرت موجود ہو)۔

۱۲۔ سود کھانا۔

۱۳۔ یتیم کا مال ناحق کھانا۔

۱۴۔ رشوت[۱] لینا

---

[۱] رشوت کے متعلق مفصل احکام و مسائل حضرت حکیم الامت کے رسالہ کشف الدجیٰ میں مذکور ہیں اس کو دیکھ لیا جائے۔ یہ رسالہ تحذیر الاخوان کے ساتھ چھپا ہے۔ ۱۲ منہ۔

۱۵۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

۱۶۔ قطع رحمی کرنا (قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا)۔

۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی قول یا فعل کو بالقصد جھوٹ موٹ منسوب کرنا۔

۱۸۔ رمضان میں بلا عذر کے قصداً روزہ توڑنا۔

۱۹۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔

۲۰۔ کسی نماز فرض کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا۔

۲۱۔ زکوٰۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا (عذر و مرض کی صورتیں مستثنیٰ ہیں)۔

۲۲ حج فرض ادا کئے بغیر مر جانا (اگر موت کے وقت وصیت کر دی اور حج کا انتظام چھوڑا تو اس گناہ سے نکل گیا)۔

۲۳۔ کسی مسلمان کو ظلماً نقصان پہنچانا

۲۴۔ کسی صحابی کو بُرا کہنا۔

۲۵۔ علماءؒ اور حفاظ قرآن کو برا کہنا ان کو بدنام کرنے کے درپے ہونا۔

۲۶۔ کسی ظالم کے پاس کسی کی چغل خوری کرنا۔

۲۷۔ دیاثت۔ یعنی اپنی بیوی بیٹی وغیرہ کو باختیار خود حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا۔

۲۸۔ قیادت یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کے لئے دلالی کرنا

۲۹۔ باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا۔

۳۰۔ جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس کا عمل کرنا۔

۳۱- قرآن کو یاد کرکے بھلا دینا یعنی باختیار خود لاپرواہی سے بھلاوے، کسی مرض و ضعف وغیرہ سے ایسا ہو جاوے وہ اس میں داخل نہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیان قرآن جو گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جاوے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

۳۲- کسی جاندار کو آگ میں جلانا (سانپ، بچھو، تتیے کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت جلانے کے سوا نہ ہو تو مضائقہ نہیں)۔

۳۳- کسی عورت کو اس کے شوہر کے پاس جانے اور حقوق شوہری ادا کرنے سے روکنا۔

۳۴- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

۳۵- اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا۔

۳۶- مردار جانور کا گوشت کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)۔

۳۷- خنزیر کا گوشت وغیرہ کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)۔

۳۸- چغل خوری کرنا۔

۳۹- کسی مسلمان یا غیر مسلم کی غیبت کرنا۔

۴۰- جوا کھیلنا۔

۴۱- مال میں اسراف یعنی ضرورت سے زائد خرچ کرنا۔

۴۲- زمین میں فساد پھیلانا۔

۴۳- کسی حاکم کا حق سے عدول کرنا۔

۴۴- اپنی عورت کو ماں بیٹی کے مثل کہنا جس کو عربی میں ظہار کہا جاتا ہے۔

۴۵۔ ڈاڑھی منڈانا۔ (?) 

۴۶۔ کسی صغیرہ گناہ پر مداومت کرنا (ج)۔

۴۷۔ معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا۔

۴۸۔ لوگوں کو گانا سنانا۔ اور عورت کا گانا مطلقاً۔ (ھ)۔

۴۹۔ لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

۵۰۔ کسی حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔

۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبرؓ فاروقِ اعظمؓ سے افضل کہنا۔

۵۲۔ خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو باختیارِ خود تلف کرنا۔ اور یہ دوسرے کو قتل کرنے سے زیادہ گناہ ہے (ابو)۔

۵۳۔ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا۔

۵۴۔ صدقہ (یا ہدیہ) دے کر احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔

۵۵۔ قضا و قدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

۵۶۔ اپنے امیر سے غداری کرنا۔

۵۷۔ نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا۔

۵۸۔ لوگوں کے نسب پر طعنے دینا۔

۵۹۔ کسی مخلوق کے لئے بطور نذر و تقرب جانور کی قربانی کرنا۔

۶۰۔ تہبند یا پاجامہ وغیرہ کو از راہِ تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔

۶۱۔ کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا۔

۶۲۔ اپنے بھائی مسلمان کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا۔

۶۳۔ جھگڑے لڑائی کا خوگر ہونا۔

۶۴۔ غلام کو خصی بنوانا یا اس کے کسی عضو کو کٹوانا یا اس کو سخت تکلیف دینا۔

۶۵۔ احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا۔

۶۶۔ ضرورت سے زائد پانی میں بخل کرنا۔

۶۷۔ حرم محترم میں الحاد و گمراہی پھیلانا یہ ہر جگہ گناہ ہے مگر حرم میں اشد ہے۔

۶۸۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو تلاش کرنا اور ان کے درپے ہونا۔

۶۹۔ چوسر کھیلنا یا طبلہ سارنگی وغیرہ بجانا اور ہر ایسا کھیل کھیلنا جس کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے گناہِ کبیرہ میں داخل ہے۔

۷۰۔ بھنگ کھانا، پینا۔

۷۱۔ مسلمان کا کسی مسلمان کو کافر کہنا۔

۷۲۔ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے حقوق میں برابری نہ کرنا۔

۷۳۔ استمنا بالید یعنی اپنے ہاتھ سے مشت زنی کر کے شہوت پوری کرنا۔

۷۴۔ حائضہ عورت سے جماع کرنا۔

۷۵۔ مسلمانوں پر اشیاء کی گرانی سے خوش ہونا۔

۷۶۔ کسی جانور گائے، بکری وغیرہ سے جماع کرنا۔

۷۷۔ عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا۔

۷۸۔ کسی کھانے کو بُرا کہنا (بنانے یا پکانے کی خرابی کو بیان کرنا اس میں داخل نہیں)

۷۹۔ گانے بجانے کے ساتھ رقص کرنا۔

۸۰۔ دنیا کی محبت یعنی دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دینا۔

۸۱ - بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے نظر کرنا۔

۸۲ - کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا۔

۸۳ - دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا

# صغائر

۱ - غیر محرم عورت کی طرف بقصد دیکھنا۔

۲ - شہوت پوری کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے مشت زنی کرنا۔[1]

۳ - اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں بیٹھنا یا اس کو ہاتھ لگانا۔

۴ - کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا۔

۵ - وہ جھوٹ جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

۶ - کسی مسلمان کی ہجو کرنا اگرچہ اشارہ کنایہ سے ہو اور بات سچی ہو۔

۷ - بالاخانہ وغیرہ پر بلا ضرورت چڑھنا جس سے لوگوں کے مکانات سامنے پڑیں۔

۸ - کسی مسلمان سے بلا عذر ترک تعلق رکھنا تین دن سے زائد۔

۹ - بغیر علم و تحقیق کے کسی کی طرف سے جھگڑا کرنا اور بعد علم و تحقیق کے خلاف حق پر جھگڑا کرنا۔

۱۰ - نماز میں باختیار خود ہنسنا یا کسی مصیبت کی وجہ سے رونا۔

[1] نوٹ: اس کو علامہ ابن نجیم کے رسالہ میں کبائر کی فہرست میں بھی بلفظ ناکح الکف شمار کیا ہے۔ اور پھر صغائر میں بلفظ استمناء بالکف شمار کیا ہے۔ بظاہر دونوں لفظوں کا مفہوم ایک ہے، اس لئے تکرار و تضاد معلوم ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں کے مفہوم میں علماء کے نزدیک کوئی فرق ہو تو پھر کوئی تضاد نہیں۔ فلیحرر۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔ محمد شفیع۔

Marfat.com

۱۱ - مرد کو ریشمی لباس پہننا۔
۱۲ - اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔
۱۳ - کسی فاسق کے پاس بیٹھنا اٹھنا۔
۱۴ - مکروہ اوقات (طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت) میں نماز پڑھنا۔
۱۵ - ایام منہیہ (عیدین اور ایام تشریق کے دنوں) میں روزہ رکھنا۔
۱۶ - کسی مسجد میں نجاست داخل کرنا۔
۱۷ - مسجد میں کسی مجنوں یا اتنے چھوٹے بچے کو لے جانا جس سے مسجد کی تلویث کا خطرہ ہو۔
۱۸ - پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا۔
۱۹ - حمام میں بالکل ننگا ہو جانا اگرچہ لوگوں کے سامنے نہ ہو۔
۲۰ - صوم وصال یعنی اس طرح روزہ پر روزہ رکھنا کہ درمیان میں بالکل افطار نہ کرے۔
۲۱ - جس عورت سے ظہار کر لیا ہو کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا
۲۲ - عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا (مجبوری ہجرت کرنا پڑے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے)
۲۳ - کھانے پینے کی ضروری چیزیں اناج وغیرہ کو گرانی کے انتظار میں روکنا
۲۴ - کسی چیز کا معاملہ دو شخصوں میں خرید و فروخت کا ہو رہا ہے۔ یا کسی کی منگنی کسی جگہ لگی ہے۔ اس کا جواب ہونے سے پہلے اس کی خریداری یا اس پیغام میں رکاوٹ ڈالنا۔
۲۵ - گاؤں والے جو مال شہر میں بیچنے کے لئے لا دیں اس کو بطور آڑھت کے فروخت کرنا۔

Marfat.com

۲۶ ۔ شہر میں آنے والے مال کو بازار میں آنے سے پہلے شہر سے باہر جاکر خریدنا۔

۲۷ ۔ جمعہ کی اذان کے بعد بیع و شرا کرنا۔

۲۸ ۔ سودے کے عیب کو اس کی بیع کے وقت چھپانا۔

۲۹ ۔ شوقیہ کتا پالنا۔ (شکار کے لئے یا کھیت، باغ گھر کی حفاظت کے لئے پالا جاوے تو جائز ہے)۔

۳۰ ۔ شراب کو اپنے گھر میں رکھنا۔

۳۱ ۔ شطرنج کھیلنا۔

۳۲ ۔ شراب کی خرید و فروخت کرنا۔ (ع)

۳۳ ۔ معمولی چیزیں ایک دو لقمہ کی چوری کرنا۔

۳۴ ۔ حدیث سنانے یا بتلانے پر اُجرت ٹھیرانا (ت)

۳۵ ۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

۳۶ ۔ غسل خانہ یا پانی کے گھاٹ پر پیشاب کرنا۔

۳۷ ۔ نماز میں سدل کرنا یعنی کپڑے کو اس کی وضع طبعی کے خلاف لٹکانا۔

۳۸ ۔ بحالتِ جنابت (حاجتِ غسل) اذان دینا۔

۳۹ ۔ بحالت جنابت مسجد میں بلا عذر داخل ہونا۔

۴۰ ۔ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔

۴۱ ۔ نماز میں ایک لمبی چادر میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ نکالنا مشکل ہو۔

۴۲ ۔ نماز میں کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیل کرنا۔ یعنی بلا ضرورت کسی عضو کو حرکت دینا یا کپڑے کو الٹ پلٹ کرنا۔

Marfat.com

۴۳۔ کسی نماز پڑھنے والے کے آگے اس کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

۴۴۔ نماز میں دائیں بائیں یا آسمان کی طرف دیکھنا۔

۴۵۔ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔

۴۶۔ مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں۔

۴۷۔ روزہ کی حالت میں بی بی کے ساتھ مباشرت (ننگے ہو کر لیٹنا)۔

۴۸۔ روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لینا جبکہ اس کو حد سے بڑھنے کا خطرہ ہو۔

۴۹۔ زکوٰۃ ردی مال سے ادا کرنا۔

۵۰۔ جانور کو پشت کی طرف سے ذبح کرنا۔

۵۱۔ سڑی ہوئی مچھلی یا جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے اُس کو کھانا۔

۵۲۔ مچھلی کے سوا کوئی دوسرا جانور مرا ہوا کھانا۔

۵۳۔ حلال اور مذبوح جانور کے اعضاء مخصوصہ اور مثانہ اور غدود کا کھانا۔

۵۴۔ حکومت کی طرف سے (بلا ضرورت) چیزوں کا بھاؤ مقرر کرنا۔

۵۵۔ لڑکی عاقلہ بالغہ کا اپنا نکاح خود بلا اجازت ولی کرنا (جب کہ ولی بلا وجہ نکاح میں مانع نہ ہو)۔

۵۶۔ نکاح شغار۔ (یعنی ایک لڑکی کے مہر میں بجائے روپیہ پیسے کے اپنی لڑکی دینا۔ اور وہ صورت جس کو ہمارے عرف میں آنٹا سانٹا کہتے ہیں۔ اس میں دونوں لڑکیوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہوتا ہے۔ وہ اس میں داخل نہیں۔ جائز ہے)۔

۵۷۔ زوجہ کو ایک وقت میں ایک سے زائد طلاق دینا۔

۵۸۔ زوجہ کو بلا ضرورت بائن طلاق دینا (بلکہ رجعی طلاق دینا چاہئے)۔

Marfat.com

۵۹۔ بحالتِ حیض طلاق دینا (خلع کی صورت مستثنیٰ ہے)۔

۶۰۔ جس طہر میں جماع کر چکا ہے اس میں طلاق دینا۔

۶۱۔ مطلقہ بی بی سے بذریعہ فعل (جماع وغیرہ کے) رجعت کرنا۔ (بلکہ اول رجعت قول سے ہونی چاہیئے)۔

۶۲۔ عورت کو تکلیف پہنچانے اور عدت طویل کرنے کے خیال سے رجعت کرنا۔

۶۳۔ عورت کو تکلیف پہنچانے کے خیال سے ایلاء کرنا (یعنی اس کے پاس جانے سے قسم کھانا۔

۶۴۔ اپنی اولاد کو چیز دینے میں برابری نہ کرنا (ہاں کسی لڑکے لڑکی میں علم وصلاحیت زیادہ ہونے کے سبب اس کو کچھ زیادہ دے دے تو مضائقہ نہیں)۔

۶۵۔ قاضی وحاکم کا مقدمہ کے فریقین کے ساتھ نشست میں یا اپنی توجہ میں برابری نہ کرنا۔

۶۶۔ بادشاہ کا انعام قبول کرنا۔

۶۷۔ جس شخص کے پاس مال حرام زیادہ حلال کم ہو اس کا ہدیہ یا دعوت بغیر عذر کے بلا تحقیق قبول کرنا۔

۶۸۔ مغصوبہ زمین کی پیداوار سے کھانا۔

۶۹۔ مغصوبہ زمین میں داخل ہونا اگرچہ نماز ہی کے لئے ہو۔

۷۰۔ غیر کی زمین میں بدون اس کی اجازت کے چلنا۔

۷۱۔ کسی جانور کا مثلہ کرنا یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹنا۔

۷۲۔ کسی حربی کافر یا مرتد کو تین روز تک توبہ کرکے مسلمان ہونے کی دعوت دیئے

Marfat.com

سے پہلے قتل کر دینا۔

۷۳۔ عورت مرتدہ کو قتل کرنا۔

۷۴۔ نماز میں جو سجدۂ تلاوت واجب ہو اس کو مؤخر کرنا یا چھوڑ دینا۔

۷۵۔ نماز کے لئے کسی خاص صورت کی قرأت کو مقرر کرنا۔

۷۶۔ جنازہ کی چارپائی کو ڈولی کی طرح بانس باندھ کر اٹھانا۔

۷۷۔ بغیر ضرورت کے دو آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔

۷۸۔ جنازہ کی نماز مسجد کے اندر پڑھنا۔ (علی روایۃ التحریم)

۷۹۔ کسی تصویر کے سامنے یا دائیں بائیں ہوتے ہوئے نماز پڑھنا یا اس پر سجدہ کرنا۔

۸۰۔ دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھنا۔

۸۱۔ سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا۔

۸۲۔ مردہ کے چہرہ کو بوسہ دینا۔

۸۳۔ کافر کو بلا ضرورت ابتداً سلام کرنا (ہاں وہ سلام کرے تو جواب میں وعلیک یا ہداک اللہ کہنا چاہیے)

۸۴۔ مخالفِ اسلام قوم کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا۔

۸۵۔ خصی غلام سے خدمت لینا یا اس کے کسب سے کھانا (ملی)۔

۸۶۔ بچوں کو ایسا لباس پہنانا جو بالغ کے لئے ممنوع ہے۔

۸۷۔ اپنا دل بہلانے کے لئے گانا۔ (معتمد قول کے موافق)۔

۸۸۔ کسی عبادت کو شروع کر کے باطل کرنا۔

۸۹۔ بیوی یا کنیز کے ساتھ کسی ایسے شخص کے سامنے جماع کرنا جو عقل و ہوش رکھتا

Marfat.com

ہو اگرچہ سو رہا ہو۔ بہت چھوٹا بچہ مستثنیٰ ہے۔

۹۰۔ کسی امرو حاکم کے استقبال کے لئے نکلنا۔

۹۱۔ لوگوں کا راستہ تنگ کر کے کھڑا ہونا یا راستہ پر بیٹھ جانا۔

۹۲۔ اذان سننے کے بعد گھر میں بیٹھ کر اقامت کا انتظار کرتے رہنا۔

۹۳۔ پیٹ بھرنے کے بعد زیادہ کھانا (روزہ یا مہمان کی وجہ سے کچھ زیادہ کھایا جائے وہ مستثنیٰ ہے)۔

۹۴۔ بغیر بھوک کے کھانا (کسی مرض کے سبب بھوک نہ لگے اور قوت کے لئے غذا ضروری ہو تو وہ مستثنیٰ ہے۔ (ش)

۹۵۔ عالم۔ بزرگ۔ باپ کے سوا کسی کے ہاتھ چومنا۔

۹۶۔ محض ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا (مخاطب کے بہرہ ہونے یا دور ہونے کے سبب زبان کے ساتھ ہاتھ سے بھی اشارہ کر دے تو مضائقہ نہیں (ش)۔

۹۷۔ تلاوت قرآن کرنے والے کو اپنے باپ یا استاد کے سوا کسی کیلئے تعظیماً کھڑا ہونا۔

۹۸۔ حائضہ عورت سے جماع کرنا۔

نوٹ:۔ فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل گناہ بھی صغائر میں داخل ہیں:۔

۹۹۔ مسلمان سے بدگمانی کرنا۔

۱۰۰۔ حسد کرنا۔

۱۰۱۔ تکبر و خود پسندی۔

۱۰۲۔ گانا سننا۔

۱۰۳۔ جنابت (غسل کی حاجت) والے کو مسجد میں بلا عذر بیٹھنا۔

Marfat.com

۱۰۴۔ کسی مسلمان کی غیبت سن کر سکوت کرنا۔

۱۰۵۔ مصیبت پر آواز کے ساتھ چلا کر رونا اور سینہ کوبی وغیرہ کرنا۔

۱۰۶۔ جو لوگ کسی شخص کی امامت سے ناراض ہوں ان کی امامت کرنا اگرچہ ان کی ناراضی بے وجہ ہو اور اس میں عیب نہ ہو۔

۱۰۷۔ خطبہ کے وقت کلام کرنا۔

۱۰۸۔ مسجد میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنا۔

۱۰۹۔ مسجد کی چھت پر نجاست ڈالنا۔

۱۱۰۔ راستہ میں نجاست ڈالنا۔

۱۱۱۔ اپنا لڑکا جس کی عمر سات سال سے زائد ہو اس کے ساتھ ایک بستر میں سونا۔

۱۱۲۔ تلاوت قرآن بحالت جنابت یا حیض و نفاس۔

۱۱۳۔ لغو باطل چیزوں میں وقت ضائع کرنا مثلاً سلاطین کے ناز و نعمت کا تذکرہ۔

۱۱۴۔ بے فائدہ کلام کرنا۔

۱۱۵۔ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا۔

۱۱۶۔ کلام میں بتکلف قافیہ بندی یا زور دار بنانے کے لئے تصنع کرنا۔

۱۱۷۔ گالی گلوچ اور زبان درازی کرنا۔

۱۱۸۔ ہنسی دل لگی میں افراط و زیادتی کرنا۔

۱۱۹۔ کسی کے بھید کو ظاہر کرنا۔

۱۲۰۔ احباب و اصحاب کے حق میں کوتاہی کرنا۔

۱۲۱۔ وعدہ کرتے وقت ہی دل میں وعدہ پورا نہ کرنے کا ارادہ ہونا۔

Marfat.com

۱۲۲۔ دینی امور کی بے حرمتی کے بغیر زیادہ غصہ کرنا۔

۱۲۳۔ بے حمیتی کرنا یعنی اپنے عزیز و قریب دوست کو باوجود قدرت کے ظلم سے نہ بچانا (دغ)

۱۲۴۔ زکوٰۃ یا حج کو بلا عذر کے موخر کرنا (اور بعض کے نزدیک یہ کبائر میں داخل ہے)۔

۱۲۵۔ سستی کی وجہ سے جماعت ترک کرنا۔

۱۲۶۔ خلافِ حق جنبہ داری کرنا۔

۱۲۷۔ کسی ذمی غیر مسلم کو "اے کافر" کہہ کر خطاب کرنا جبکہ اس کو اس سے تکلیف ہوتی ہو۔

۱۲۸۔ ان لفظوں سے دعا کرنا بمقعد العز من عرشک یا بحق فلاں۔

علامہ ابن نجیم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ صغائر و کبائر میں مذکورہ تعداد اسی ترتیب کے ساتھ لکھی ہے جس میں ایک سو تین (۱۰۳) کبائر اور ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) صغائر کل دو سو اکتیس ہیں۔

اور علامہ ابن حجرؒ نے اس سے بہت زیادہ تعداد لکھی ہے۔ پھر جن گناہوں کو ابن نجیمؒ نے صغائر میں شمار کیا ہے۔ ان میں سے اکثر وہ ہیں کہ ان کو ابن حجرؒ نے زواجر میں کبائر میں شمار فرمایا ہے۔ یہ اختلاف بظاہر صغیرہ کبیرہ کی تعریف کے اختلاف پر مبنی ہے۔ اور یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ کسی گناہ کے صغیرہ ہونے کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں ہے کہ اس کا ارتکاب معمولی بات ہے یا اس سے بچنے کی زیادہ فکر ضروری نہیں۔ بلکہ یہ فرق محض ایک اصطلاحی فرق ہے۔ ورنہ حق سبحانہٗ تعالےٰ کی نافرمانی ہونے کی حیثیت سے ہر گناہ شدید اور مصیبت عظیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہر گناہ سے بچائے۔ آمین۔

Marfat.com

اسی پہ رسالہ کو ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امیدوار ہوں کہ اس کو قبول فرمائیں اور سب مسلمانوں کے لئے مفید و نافع بنادیں۔ شاید اس کی برکت سے اس سراپا گناہ حال تباہ کو بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوجاوے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيز

وقد وقع الفراغ عنه یوم السبت لثلاث عشرة من صفر المظفر ۱۳۶۷ھ وهذا الشهر توفی فیه والدی المولی محمد لیسین رحمة الله علیه التسع خلون منه ۱۳۵۵ھ تذکرت عهده الهنیئ وزمنه السنی کما ربانی صغیرا۔ والله سبحانه وتعالیٰ اسأل ان یجعل ثواب هذه الرسالة لوالدی وان یجعلها صدقة جاریة له وان یغفر لی وله وهو الغفور الرحیم۔

العبد الضعیف

محمد شفیع عفا الله عنه

دیوبند ۱۳ صفر ۱۳۶۷ھ

# میری گذارش

یہ کتاب آپ نے مطالعہ فرمائی۔ امید کہ پسند بھی آئی ہوگی۔ اب فیصلہ کیجئے کہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ضروری ہے یا نہیں۔

اگر ضروری ہے۔ تو برائے کرم یہ کتاب مطالعہ فرما کر کسی دوسرے مسلمان کو دیکھنے کے لئے دے دیجئے۔ اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کو دیکھنے کی رغبت دلائیے۔ لوگوں کے مجمع میں پڑھ کر سنائیے۔ اور اگر سہولت ممکن ہو تو اس کے نسخے خرید فرما کر غریب مسلمانوں میں مفت تقسیم فرمائیے

مفت تقسیم کرنے والے حضرات کے لئے مخصوص رعایت کی جائے گی۔

آپ کا مخلص: محمد زکی

مالک ادارہ اسلامیات۔ ۱۹۰ انارکلی لاہور

یہ کتاب اور ہر قسم کی عربی اردو فارسی کتب و تصانیف علمائے دین خریدنے کے لئے پتہ ذیل یاد رکھئے۔ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

# فہرست مضامین


| نام مضمون | صفحہ |
| --- | --- |
| مقدمہ | ۸ |
| فضول اور بے فائدہ کلام کرنا | ۹ |
| مسلمان کا مذاق اڑانا | ۱۰ |
| عیب جوئی ونکتہ چینی کرنا | ۱۲ |
| چھپ کر باتیں سننا | ۱۴ |
| بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا | ۱۴ |
| نسب کی وجہ سے طعنہ دینا | ۱۵ |
| اپنا نسب بدل کر ظاہر کرنا | ۱۶ |
| گالی دینا | ۱۷ |
| کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا | ۲۰ |
| چغل خوری کرنا | ۲۲ |
| برے القاب سے کسی کا ذکر کرنا | ۲۴ |
| علماء اور اولیاء اللہ کی بے ادبی کرنا | ۲۵ |
| آیات اور احادیث اور اللہ کے نام کی بے ادبی کرنا | ۲۸ |
| لوگوں کے راستے یا بیٹھنے لیٹنے کی جگہ میں نجاست غلاظت ڈالنا | ۳۰ |
| پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا | ۳۰ |
| بے ضرورت ستر کھولنا | ۳۱ |
| پاجامہ ٹخنوں سے نیچا پہننا | ۳۳ |
| صدقہ دے کر احسان جتانا | ۳۵ |



دارالاشاعت پنجاب آرٹ پریس لاہور میں باہتمام محمد زکی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور سے شائع کیا



Marfat.com

| نام مضمون | صفحہ | نام مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|
| کسی جاندار کو آگ میں جلانا | ۳۶ | بلاضرورت کتا پالنا | ۵۲ |
| نابینا کو غلط راستہ بتانا | ۳۷ | سود لینا | ۵۳ |
| بیوی کو شوہر کے خلاف ابھارنا | ۳۷ | مسجد میں بدبودار چیزیں یا نجاست داخل کرنا | ۵۵ |
| جھوٹی گواہی دینا | ۳۸ | | |
| غیر اللہ کی قسم کھانا | ۴۰ | مسجد میں دنیا کا کام کرنا | ۵۵ |
| جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا | ۴۱ | نماز کی صفوں کو درست نہ کرنا | ۵۶ |
| لوگوں کا راستہ تنگ کرنا | ۴۴ | امام سے آگے نکل جانا | ۵۷ |
| اولاد میں برابری نہ کرنا | ۴۵ | نماز میں دائیں بائیں کنکھیوں سے دیکھنا | ۵۷ |
| ایک وقت میں ایک سے زیادہ طلاق دینا | ۴۶ | نماز میں کپڑوں سے کھیلنا | ۵۸ |
| ناپ تول میں کمی کرنا | ۴۶ | جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آگے جانا | ۵۸ |
| نجومیوں سے غیب کی باتیں پوچھنا | ۴۹ | رسالہ انذار العشائر | ۶۱ |
| غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا | ۵۰ | صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی تعریف | ۶۳ |
| بچوں کو ناجائز لباس پہنانا | ۵۰ | کبیرہ گناہوں کی فہرست | ۶۵ |
| جاندار کی تصویر بنانا | ۵۰ | صغیرہ گناہوں کی فہرست | ۷۰ |


Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

# گناہِ بے لذت

مصنّفہ

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب

اس میں ایسے تمام گناہوں کی فہرست اور ان کے متعلق احکامات ہیں
جن کے کرنے میں نہ کوئی دنیاوی نفع ہے اور نہ کوئی لذت ہے۔

ناشر

اِدارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

طبع دوم    مئی ۱۹۴۹ء    ۱۵۰۰    قیمت مجلد عہ؍